عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۱ | ۱۱ تا ۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۴ مئی تا ۶ جون ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۱

قیمت: ۷ روپے

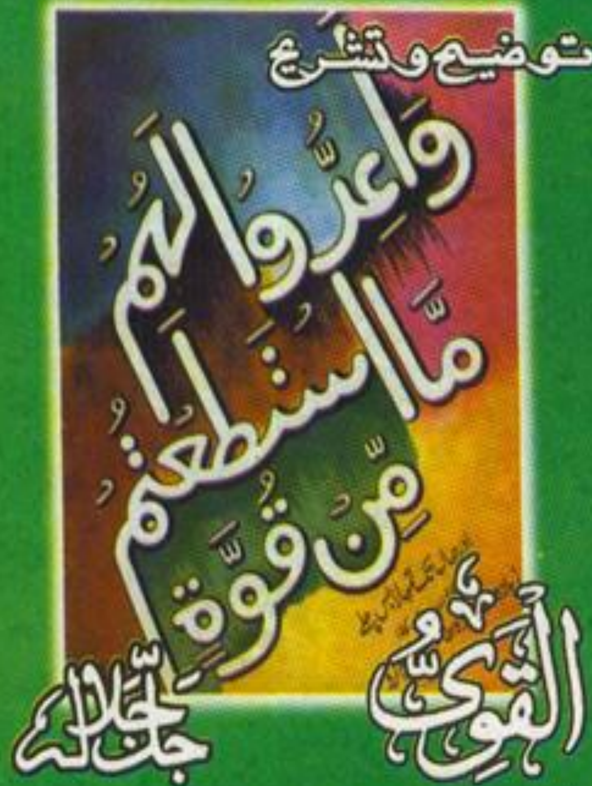

عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کے اخراج کے خلاف علمائے کرام کا اجلاس

قادیانی تلبیسات اور اُن کا ازالہ

فساد کا اصل سرچشمہ

علامہ اقبالؒ بحضورِ خاتم النبیینؐ

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد مکہ کو وطن کیوں نہیں بنایا؟

س:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کی طرف فرمائی لیکن جب فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو وہاں مستقل رہائش کیوں اختیار نہیں کی؟

ج:...... مہاجر کے لئے اپنے پہلے وطن کا اختیار کرنا جائز نہیں ورنہ ہجرت باطل ہوجاتی ہے۔

مجبوراً لوگوں سے مانگنے کے بارے میں شرعی حکم:

س:...... میں چھٹی جماعت کا طالب علم تھا کہ میرے والد صاحب بیمار ہوگئے اور کمائی کرنے کے قابل نہ رہے، میرا نہ تو بڑا بھائی تھا اور نہ ہی برادری میں کوئی مددگار، جس کے ذریعے ہمارے گھر کا نظام چل سکتا۔ میری والدہ صاحبہ لوگوں کے گھروں میں کام کاج کرکے ہمارا پیٹ پالتی تھیں، مگر چونکہ ہم گھر کے ۸ آدمی کھانے والے تھے اس لئے مہنگائی کی وجہ سے گزارہ نہیں ہوتا تھا۔ مجبوراً میری امی جان لوگوں کے کام کاج کے علاوہ لوگوں کو اپنے حالات سے آگاہ کرکے ان سے خدا کے واسطے مدد کی بھی درخواست کرتی تھیں۔ میرے والد صاحب تین سال بیمار رہے اور فوت ہوگئے۔ میں نے پڑھائی چھوڑ کر مزدوری شروع کردی۔ اب اللہ کا فضل و کرم ہے۔ میں نے دو ہمشیرہ کی شادی کردی ہے، اپنی بھی شادی کی ہے، والدہ صاحبہ کی بھی خدمت کررہا ہوں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ بھکاری کے ماتھے پر بھیک کا داغ ہوتا ہے اور بھکاری جنت میں نہیں جاسکتا۔ میں اپنی والدہ صاحبہ کے سلسلے میں پریشان ہوں کیونکہ کچھ دن انہوں نے بھی مجبوری سے لوگوں سے بھیک لی تھی براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ کیا یہ بات صحیح ہے کہ بھکاری جنت میں نہیں جائے گا؟

ج:...... جو لوگ بھیک کو پیشہ بنالیتے ہیں ان کے بارے میں سخت وعید آئی ہے، لیکن جو شریف اپنی مجبوری کی وجہ سے سوال کرتا ہے وہ وعید کا مستحق نہیں۔ آپ کی والدہ نے اگر سوال کیا تو گداگری کے لئے نہیں بلکہ مجبوری کی وجہ سے، اس لئے ان کے بارے میں پریشانی کی ضرورت نہیں، خدا توفیق دے تو جتنا لوگوں سے لیا ہے اس سے زیادہ دیا بھی کیجئے۔

کیا صدقہ دینے سے موت ٹل جاتی ہے؟

س:...... حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت منسوب ہے کہ صدقہ دینے سے موت بھی ٹل جاتی ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ جبکہ ام الکتاب میں موت کا وقت معین اور اٹل ہے تو یہ کیسے ممکن ہے؟ وضاحت فرمادیں۔

ج:...... روایت کے جو الفاظ آپ نے نقل کئے ہیں وہ تو کہیں نظر سے نہیں گزرے البتہ ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ: ''صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو ٹالتا ہے۔'' اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ: ''مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بری موت کو ٹالتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے کبر، فقر اور فخر کو دور کردیتے ہیں۔'' موت کا وقت جب آجاتا ہے تو وہ نہیں ٹلتی۔ البتہ بعض اعمال و اسباب کو عمر بڑھانے والے فرمایا گیا ہے، اگر کوئی شخص ان اعمال کو اختیار کرلے تو عمر ضرور بڑھے گی، اور یہ علم الٰہی میں پہلے سے طے شدہ ہے کہ یہ شخص ان اسباب کو اختیار کرے گا یا نہیں، اس لئے علم الٰہی میں موت کا وقت بہرحال متعین ہے۔

سڑکوں پر مانگنے والے گداگروں کو دینا بہتر ہے یا نہ دینا؟

س:...... اکثر سڑکوں اور بازاروں میں چلتے پھرتے یا ڈیرہ ڈالے ہوئے فقیر نظر آتے ہیں جو ہر آنے جانے والے راہ گیر سے سوال کرتے ہیں، ان میں کچھ ضرورت مند بھی ہوتے ہیں مگر اکثر پیشہ ور ہوتے ہیں۔ مسافروں اور راہ گیروں کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کون اصلی ہے اور کون نقلی، جس کی وجہ سے بعض خیرات دینے والے غیر مستحق لوگوں کو دے جاتے ہیں، اسی وجہ سے بعض لوگ خیرات دیتے ہیں اور بعض نہیں دیتے تو اس صورت میں خیرات دینے والے کو ثواب ہوگا یا نہیں؟ اب چاہے اس نے ضرورت مند کو دیا ہو یا پیشہ ور کو کیونکہ اس بارے میں خیرات دینے والا نہیں جانتا، اور بعض لوگ خیرات نہیں دیتے، چاہے وہ ضرورت مند ہو یا پیشہ ور ہو کیونکہ نہ دینے والا بھی یہ نہیں جانتا تو کیا اس صورت میں اسے عذاب ہوگا؟

ج:...... پیشہ ور گداگروں کو خیرات دینا جائز نہیں۔ ان میں سے اکثر مالدار ہوتے ہیں۔ ان کے لئے سوال کرنا حرام ہے اور ان کو خیرات دینے میں ان کے اس حرام پیشہ کی معاونت ہے، اس لئے یہ بھی جائز نہیں، اور ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اگر کسی شخص کے بارے میں یہ گمان غالب ہو کہ یہ واقعی مستحق ہے تو اس کو خیرات دے سکتے ہیں اور دینے کا ثواب بھی ہوگا، لیکن زکوٰۃ انہی لوگوں کو دینی چاہئے جو واقعتاً محتاج ہوں، بھیک مانگنے کا پیشہ نہ کرتے ہوں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

کتب خانہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۱۱تا۲۳ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۴/مئی تا ۶ جون ۲۰۰۲ء | شمارہ:۱

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کے اخراج کے خلاف علماء کرام کا اجلاس 4
توضیح بتشریح القوی جل شانہ (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 6
سیرت طیبہ پر اجمالی نظر (مولانا عبدالرزاق) 10
فساد کا اصل سرچشمہ (شمس الحق ندویؒ) 13
علامہ اقبال بحضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم 15
قادیانی تلبیسات اور ان کا ازالہ (قاری محمد عثمان منصور پوری) 19
اخبار ختم نبوت 23

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲_۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trus
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Kara
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کے اخراج کے خلاف علمائے کرام کا اجلاس

ووٹر لسٹوں سے ختم نبوت کے اقرار کے حلف نامے کے اخراج پر احتجاج کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ ارباب اقتدار کو تو اس مسئلہ کی سنگینی کا احساس نہیں ہوا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے گزشتہ دنوں ۱۲ مئی ۲۰۰۲ء کو علمائے کرام کو اس مسئلہ کی نزاکت کا احساس دلانے اور انہیں صحیح صورتحال سے آگاہ کرنے کے لئے دفتر ختم نبوت کراچی میں ایک خصوصی اجلاس کا انعقاد کیا جس کی صدارت بقیۃ السلف برکۃ العصر مخدوم العلماء استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی جبکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور جامعہ فاروقیہ کراچی کے رئیس شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب اور مدرسہ احسن العلوم کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خان صاحب اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب خصوصی طور پر اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں مختلف مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور دینی مدارس کے ارباب اہتمام اور علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر اجلاس کے شرکاء کو حکومت کی جانب سے جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کر کے مخلوط طرز انتخاب کا طریقہ کار رائج کرنے اور اس کی وجہ سے نئے شائع ہونے والے ووٹر لسٹ فارم نمبر ۴ سے عقیدۂ ختم نبوت کی تصدیق کے حلف نامہ کے اخراج کے مضمرات اور اس حوالے سے پاکستانی عوام میں پائی جانے والی تشویش سے آگاہ کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں علامہ احمد میاں حمادی اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے اس موقع پر اجلاس کے شرکاء کو آگاہ کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان اصل اور بنیادی فرق میں سے ایک ہے۔ مخلوط طرز انتخاب کی بحالی سے قبل جداگانہ طرز انتخاب میں ووٹر لسٹوں میں ہر مسلمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے عقیدہ کے اقرار کے حلف نامے پر دستخط کرنا لازمی تھا۔ موجودہ ریفرنڈم سے قبل جو نئے ووٹر لسٹ فارم شائع کئے گئے ان سے اس حلف نامے کو حذف کروا دیا گیا جس کی وجہ سے نہ صرف مسلم اور غیر مسلم کی تفریق ختم ہو گئی بلکہ قادیانیوں کو اپنے آپ کو ووٹر لسٹوں میں مسلمان ظاہر کر کے اپنے ووٹ کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کرانے کا موقع مل گیا جس کی وجہ سے ہزاروں قادیانیوں نے غیر قانونی طور پر اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کروایا۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے اجلاس کو بتایا کہ قادیانیوں نے ہمیشہ اسلام اور پاکستان سے غداری کی ہے۔ انہوں نے ملک کو دنیا بھر میں انسانی حقوق کی بدترین صورتحال کے حوالے سے بدنام کیا ہوا ہے۔ ان کی اوچھی حرکتوں کی وجہ سے آئے دن قادیانیوں سے متعلق قوانین اور توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کے مطالبات سامنے آتے رہتے ہیں۔ علمائے کرام نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ووٹر لسٹ سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقراری حلف نامے کو حذف کرنے والے اقتدار پر فائز نہیں رہ سکتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غداروں کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں۔ اس حلف نامے کو حذف کرنے کا نتیجہ اپنے اقتدار کو خود اپنے ہاتھوں تباہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ حکومت 28 مئی سے قبل اس اقدام کو واپس لے کر ملک کے اسلامی آئینی تشخص کو بحال کر سکتی ہے بصورت دیگر 28 مئی کو اس کے خلاف اعلان جہاد کیا جائے گا۔ پاکستان کے بارے میں پایا جانے والا اسلامی تصور پہلے ہی ترکی طرز کے سیکولر طرز حیات کے دعویداروں کی وجہ سے مسخ ہوتا جا رہا تھا اور اب عقیدۂ ختم نبوت سے روگردانی کر کے اس پر سب سے کاری ضرب لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت وہ عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا اجماع ہے۔ اس عقیدہ سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والا مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ اس مسئلہ کے بارے میں اللہ رب العزت نے اپنی مقدس کتاب قرآن کریم میں واضح احکامات جاری فرما دیئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ سے لے کر موجودہ صدی تک پوری امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور ہندوستان کے شہر لدھیانہ سے اپنی دجالی بیعت کا آغاز کیا تھا۔ جب اسے اس دعویٰ سے مطلوبہ نتائج نہ ملے تو اس نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے پیروکاروں نے اسے نبی، مسیح، ملہم، مجدد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز اور نہ معلوم کیا کیا مان لیا اور جو لوگ مرزا غلام احمد کے جھوٹے دعویٰ نبوت پر ایمان نہیں لائے انہیں خود مرزا اور اس کے پیروکاروں نے کافر، ولد الزنا اور اس جیسی دیگر غلیظ اور مکروہ گالیوں سے نوازا۔ انبیاء کرام علیہم السلام بھی مرزا غلام احمد کی بدزبانیوں سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ان تمام خرافات کی وجہ سے علمائے امت نے مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں کے کفر کا فتویٰ دیا اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی جس کی وجہ سے ان کا شمار سرکاری طور پر بھی غیر مسلموں کی فہرست میں ہونے لگا۔ پاکستان میں گزشتہ سال تک انتخابات کے حوالے سے جداگانہ طرز انتخاب کا طریقہ کار رائج تھا جس کے تحت انتخابات کے لئے اپنے ووٹ کا اندراج کرانے والے افراد کو مسلم اور غیر مسلم کے دو الگ الگ ووٹر لسٹ فارم جاری کئے جاتے تھے۔ مسلم ووٹروں کے لئے جاری ہونے والے ووٹر لسٹ فارم نمبر ۴ میں ہر مسلم ووٹر کو فارم میں درج ایک حلف نامہ بھرنا پڑتا تھا جس کے تحت وہ اس بات کا حلفیہ اقرار کرتا تھا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہے اور آپ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو نبی تسلیم نہیں کرتا۔ طرز انتخاب کی تبدیلی کے ساتھ ہی نئے ووٹر لسٹ فارم

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

کا اجرا ہوا۔ ان نئے فارموں میں وابستگی یا نا وابستگی سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل اس حلف نامے کو حذف کر دیا گیا جس کی وجہ سے قادیانیوں کو یہ فری ہینڈل گیا کہ وہ نئے مسلم ووٹر لسٹ فارم میں اپنے آپ کو کھلم کھلا مسلمان ظاہر کر کے اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کرائیں۔ قادیانیوں نے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمانوں کی حیثیت سے کروایا۔ قادیانیوں کی اس غیر آئینی اور غیر قانونی حرکت کا ملکی اخبارات نے مختلف خبروں کے ذریعہ انکشاف کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ ووٹر لسٹ سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کا اخراج کرنے والے اقتدار پر فائز نہیں رہ سکتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں۔ قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی ہر غیر قانونی حرکت کی مخالفت کی جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا اسلام، یہودیت، عیسائیت اور قادیانیت کے درمیان بنیادی فرق ہے۔ اس عقیدہ پر مشتمل حلف نامے کو حذف کرنا اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کی کوشش اور آئین پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ آئین کی اسلامی دفعات، توہین رسالت کے قانون اور قادیانیت سے متعلق قوانین اور آئینی ترامیم میں کسی قسم کے ردو بدل یا ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ملک کے آئینی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کی ہر کوشش ناکام بنادی جائے گی۔ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نے اس حلف نامے کے اخراج کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان اقدامات کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر مسلمان ثابت کرنے اور مسلمانوں کی صفوں میں داخل کرنے کی ہر کوشش کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور تمام مسلمان اپنے تمام تر اختلافات بھلا کر اس مسئلہ پر متفقہ طور پر جدو جہد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سربراہ اور جامعہ فاروقیہ کے رئیس حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے اس حلف کے حذف کئے جانے کو اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کے اتحاد کے ذریعہ ان کوششوں کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ ملک کے آئینی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کے لئے بیرونی اشاروں پر مختلف اسلام دشمن این جی اوز اسلام کے متفقہ عقائد اور قوانین کے خلاف اعتراضات اور احتجاج کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں اور این جی اوز کی شہ پر عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ یا دیگر اسلامی قوانین کو حذف کرنا اسلام اور آئین پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ جامعہ عربیہ احسن العلوم کے مہتمم مولانا مفتی زرولی خان نے کہا کہ آئین کی اسلامی دفعات میں کسی قسم کے ردو بدل یا ترمیم کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی اور ایسی ہر کوشش کے مکمل سد باب تک ہماری جدو جہد جاری رہے گی۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا خان محمد ربانی نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام ایسی ہر کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی اور تمام مذہبی جماعتوں کے علاوہ دیگر جماعتوں کے تعاون سے ایسی ہر کوشش کو ناکام بنادیا جائے گا اور 28 مئی کو جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ہونے والے اجلاس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ اس موقع پر اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ اگر 28 مئی تک حلف نامے کے اخراج کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو ملک گیر تحریک کا اعلان کیا جائے گا۔ قرارداد کے ذریعہ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ اس حلف نامے کے اخراج میں ملوث افراد کو بے نقاب کر کے انہیں کڑی سزا دی جائے تا کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اس موقع پر قاری محمد عثمان، مولانا سید حماد اللہ شاہ، مولانا عبدالرشید انصاری، مولانا رشید احمد درخواستی، مولانا محمد طیب نقشبندی، مولانا قاری عمر خطاب، قاری شفیق الرحمن علوی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا امان اللہ خالدی، مولانا عبدالعزیز الاشاری، مفتی عبدالجبار، مولانا گل محمد تالونی، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا خان محمد ربانی، مولانا ضمیر احمد، مولانا امجد حسین، مولانا محب الرحمن، مولانا آفتاب احمد، مولانا خورشید احمد، مولانا فیاض احمد، مولانا محمد مظہر، مولانا شفیق الرحمن، مولانا سعید الرحمن، مولانا محمد ہارون، مولانا محمد اسعد، مولانا عبدالرحیم، مولانا سید عبیداللہ، مولانا وکیل احمد، مولانا عباد الرحمن، مولانا محمد انور، مولانا عبید الرحمن، مولانا محمد رحیم، مولانا محمد ارشد، مولانا عبداللہ، مولانا غلام محمد، مولانا محمد طاہر، مولانا صلاح الدین، مولانا سید شفیع الرحمن، مولانا سمیع اللہ، مولانا عبدالسمیع رحیمی، مولانا بلال احمد، مولانا محمد نعیم، مولانا سید شاہ محمد، مولانا شجاع اللہ، مولانا عبدالقادر، مولانا عبدالغفار، مولانا احسان اللہ، مولانا محمد نسیم، مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا امداد اللہ، حافظ خلیل الرحمن زاہد، مولانا عبدالغنی، مولانا حبیب اللہ، مولانا الطاف الرحمن عباسی، مولانا محمد جمیل، مولانا محمد سلیم، مولانا سعد اللہ، مولانا امجد علی، مولانا محمد فیاض، مولانا محمد حنیف، مولانا دلدار محمد، مولانا عبدالشکور، مولانا محمد شکیل، مولانا حبیب الرحمن، مولانا قاری علی حسن، مولانا اصغر علی، مولانا جلیل احمد، مولانا مظاہر حسن، مولانا صدیق احمد، مولانا عبدالکریم، مولانا ڈاکٹر نصیر الدین، مولانا معین الدین، مولانا محمد عبدالستار، مولانا ابو معاویہ، مولانا ابو ہریرہ، مولانا محمد طاہر، مولانا ظفر احمد آزاد، مولانا محمد حنیف فاروقی، مولانا عبدالجبار، مولانا ارشد اقبال، مولانا محمد سلطان، مولانا محب اللہ، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا عبدالقیوم دین پوری، حافظ عبدالمالک صدیقی، مولانا محمد ایاز، مولانا محمد عثمان الحق، مولانا محمد رفیق، مولانا محمد یوسف، مولانا حبیب اللہ، مولانا نعیم امجد سلیمی، مولانا قاری زبیر احمد، مولانا عزیز الرحمن رحمانی، مولانا محمد طلحہ رحمانی، مولانا محمد مراد، مولانا سید محمد عمر، مولانا نور الحسن، مولانا شہاب الدین، مولانا اسعد اقبال، مولانا محمد آصف، مولانا محمد شعیب، مولانا شبیر احمد مدنی، مولانا سید حسین، مولانا عبدالرحیم بخاری، مولانا احتشام الحق، مولانا گل محمد آفریدی، مولانا قاری اللہ داد، مولانا قاری محمد طیب حقانی، مولانا عبدالرحمن عزیز، مولانا محمد جمال الدین، مولانا محمد اشرف کھوکھر، عبداللطیف طاہر، مولانا محمد حسین، مولانا محمد نعمان، رانا محمد انور، سید اطہر عظیم، منظور احمد راجپوت ایڈووکیٹ، جمال عبدالناصر، شاہد ملک، ریاض الحق، قاری عبدالعزیز، انوار الحسن، سید کمال شاہ، اللہ وارث اور دیگر حضرات نے ان علماء کرام کی مکمل تائید کرتے ہوئے انہیں ہر معاملہ میں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

نوٹ: شمارہ ہذا سے جلد نمبر ۲۱ کا آغاز کیا جا رہا ہے نیز بعض ناگزیر حالات کی بنا پر رسالہ تاخیر سے پہنچ پائے گا' قارئین اور ایجنسی ہولڈرز حضرات نوٹ فرمالیں (ادارہ)

کائنات القوی جل جلالہ کے کمالات قدرت کی وہ کھلی ہوئی کتاب ہے، جس کے مطالعہ سے اور اس میں پوشیدہ و غیر مرئی قوتوں میں غور و فکر کرنے سے ایمان و ایقان میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ القوی جل جلالہ نے اپنی احسن تقویم انسان کو قوائے نفسانی اور فہم و ادراک جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی اور ملکوتی روح سے سرفراز فرمایا جس کے اسرار سربستہ کی عقدہ کشائی سے جدید سے جدید ترین اختراعات وجود میں آ رہی ہیں۔ بجلی، ٹیلی فون، ریڈیو، ٹیلی گرام، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، لاسلکی نظام، ہوائی جہاز وغیرہ، سینکڑوں عجائبات جو سامنے آ رہے ہیں یقیناً القوی جل جلالہ کے عطا کردہ تمام عقلی کمالات کے آثار و مظاہر ہیں۔ (مدیر)

توضیح و تشریح

القوی جل جلالہ

مولانا محمد اشرف کھوکھر

الحمدللہ الذی ھو موصوف بجلال ذاتہ وکمال صفاتہ ودلیل الی وجودہ بوجودہ والصلوۃ والسلام علیٰ مرکز دائرۃ الوجود و مرکز دائرۃ الشھود وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

قوا قوی کا معنی قوت کی جمع، قوتیں، طاقتیں ہے۔

قوت: طاقت، قدرت، زور، توانائی، سہارا، مدد، کمک، اعانت، سلطنت، دولت، ریاست۔

قوائے نفسانی: وہ قوتیں جو انسانی دماغ سے تعلق رکھتی ہیں جو دس ہیں۔ قوت باصرہ، شامہ، سامعہ، ذائقہ، لامسہ، حس مشترک، خیال، متفکرہ، قوت واہمہ اور قوت حافظہ۔

قوت آخذہ: دل کی قوت، اخذ کرنے، حاصل کرنے یا کسی بات کو سمجھنے کی قوت۔

قوت ارادی: ارادے کی پختگی، ارادے کا پکا۔

قوت بازو: بازو کی قوت

قوت بشری: انسانی طاقت، قوت جسمانی، بدنی طاقت اور قوت دافعہ: باہر نکالنے اور دفع کرنے کی قوت۔

قوت روحانی: وہ قوت جو روح میں خدا سے تعلق پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔

قوت ماسکہ: وہ قوت جو غذا کو معدے میں محفوظ رکھتی ہے۔

قوت متصرفہ: تصرف کرنے والی طاقت۔

قوت متصورہ: تصور کرنے یا سوچنے کی قوت۔

قوت متفکرہ: سوچنے کی قوت۔

قوت متحرکہ: حرکت کرنے کی طاقت۔

قوت ممیزہ: تمیز کرنے اور پہچاننے کی قوت، ہر چیز کا فرق دریافت کرنے کی قوت۔

قوت واہمہ: وہ قوت جس سے انسان سوچتا ہے۔

قوت مولدہ: بچہ پیدا کرنے کی طاقت۔

قوی کا مطلب زور آور، طاقتور، مضبوط، مستحکم ہے۔

قوی الجثہ یا قوی جثہ: مضبوط جسم والا۔ قوی ہیکل: مضبوط اور بھاری جسم والا، بہت کشادہ، زور آور قد آور۔

القوی: قوت میں کمال کو پہنچے ہوئے، جو کسی بھی حالت میں کسی کام سے عاجز نہیں ہو سکتے۔

القوی جل جلالہ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے جو قرآن کریم میں، متعدد آیات میں شدید العقاب اور بعض سورتوں میں العزیز کے ساتھ مستعمل ہوا ہے۔

سورۂ حدید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان اللہ قوی عزیز"

(الحدید: ۲۵)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ (بڑا) قوت والا ہے، بڑا زبردست ہے۔''

"وکان اللہ قویا عزیزا"

(الاحزاب: ۲۵)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بڑا قوت والا، بڑا زبردست۔''

سورۂ بقرہ اور اعراف میں بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ "خذوا ما اتینکم بقوۃ" جو ہم نے تمہیں (شریعت) دی ہے اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ رکھو۔

ختم نبوۃ

"لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

ترجمہ: "نیکی کرنے کی طاقت اور بدی (برائی) سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی سے ملتی ہے۔"

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ قوی ہے اور اسی نے جملہ مظاہر و موجودات کو جملہ ظاہری و باطنی قوتوں سے ظہور بخشا ہے۔

القوی جل شانہ ہی نے انسان کو درج بالا تمام قوت ہائے ظاہری و باطنی کا مظہر بنا کر احسن تقویم کا مصداق بنایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"کیا وہ لوگ جنہوں نے (نبی کی بات ماننے سے) انکار کر دیا ہے' غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے' پھر ہم نے انہیں جدا کیا' اور پانی کے ذریعے ہر زندہ چیز پیدا کی' کیا وہ (ہماری اس خلاقی کو) نہیں مانتے۔"

(الانبیاء:۳۰)

القوی جل جلالہ نے قوت حیات کو منتشر اجزائے کائنات میں پنہاں رکھا ہے اور آیت بالا سے پانی کو قوت حیات کا جزو اعظم بتلایا گیا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ زندگی اور قوت میں ایک باریک سا فرق ہے۔ زندگی ایک طرح سے خصوصیاتی ڈھانچہ ہوتا ہے جبکہ قوت حیات کو اس ڈھانچے کا مقرر کردہ کام سرانجام دینا ہوتا ہے۔

قوت حیات پانی ہی سے متعلق ہے اور پانی ہی سے توانائی حاصل ہوتی ہے چنانچہ پانی زندگی کی جیین اور قوت حیات کی بنیاد ہے۔ اور یہ آیت کریمہ اس لطیف موشگافی اور قرآنی معجزہ کو بیان کرتی ہے اور اس حقیقت کو پرزور طریقہ سے بیان کرتے ہوئے کفار کو دعوت ایمان دیتی ہے کہ: "کس طرح وہ ایمان نہیں لاتے۔"

معلوم ہوا کہ القوی جل جلالہ نے تمام زندہ چیزوں کو پانی میں پنہاں قوت سے پیدا کیا۔ اسی طرح ہوا آگ اور مٹی میں قوت حیات کے اجزائے منتشرہ موجود ہیں۔ پانی کے بارے میں قرآن کریم میں دوسری جگہ یوں فرمایا ہے:

ترجمہ: "جس (اللہ) نے ایک خاص مقدار میں آسمان سے پانی اتارا اس کے ذریعے سے مردہ زمین کو جلا اٹھایا' اسی طرح تم بھی برآمد کئے جاؤ گے۔"

(الزخرف:۴۳)

اس القوی جل جلالہ کی قوت و طاقت کا ہمارے حواس خمسہ اندازہ لگانے سے قاصر ہیں اس لئے کہ جس طرح خارجی روشنی کے بغیر اندرونی نور بصارت یعنی بینائی کی قوت کام نہیں دیتی' یہی حال ہماری عقل نارسا کا ہے کہ اگر اس کے ساتھ آسمانی وحی کے انوار نہ ہوں تو اس کی تکمیل یا رہنمائی ناقص اور خطرناک ہے اور کامیابی ناممکن ہے۔

کائنات بے شمار قسم کی پوشیدہ قوتوں کی گرفت میں ہے جن میں سے ابھی صرف چند ہی کا انسان کو علم ہوا ہے اور وہ بہت سی طاقتیں جن کی گرفت میں وہ اور یہ کائنات ہے' ان سے وہ بالکل بے خبر ہے۔ ان میں سے کچھ مادی قوتیں ہیں اور کچھ روحانی قوتیں' یہ ایک حقیقت ہے کہ روحانی قوتوں میں نفوذ کر جانے میں زیادہ طاقتور ہیں۔

غیر مرئی اور پوشیدہ قوتوں میں کچھ قوتیں وہبی ہیں اور کچھ کسبی' انبیاء و رسل علیہم السلام کو القوی جل شانہ نے وہبی قوتیں عطا فرمائی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء و رسل علیہم السلام باوجود ظاہری اسباب سے تہی ہونے کے اپنے نہ ماننے والوں اور توحید و رسالت کا انکار کرنے والوں کی کسبی قوتوں سے نبرد آزما ہونے کی صورت میں کامیاب و کامران ہوئے۔ فرعون جو اپنے آپ کو بہت زور آور اور طاقتور سمجھتے ہوئے خدائی کا دعویدار تھا کا غرور و تکبر شکست خوردہ ہوا جب کہ تمام ساحران فرعون کے سانپوں کو عصائے موسیٰ علیہ السلام نے اژدھا بن کر نگل لیا اور پھر ساحران فرعون ہدایت خداوندی سے مشرف با اسلام ہو گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ نمرود گل و گلزار بن گئی تو اس لئے کہ القوی جل جلالہ کے دست قدرت نے اپنے برگزیدہ پیغمبر کو محفوظ و مامون رکھنا تھا اور رکھا۔ معلوم ہوا کہ القوی جل جلالہ ہی قوت' طاقت رکھنے والا ہے' بڑا زبردست اور انسانی تشبیہات سے ماورئی ہے۔

القوی جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو ایسی قوت بازو عطا فرمائی کہ لوہا ان کے ہاتھ میں موم ہو جاتا تھا اور آپ ان سے سامان حرب تیار فرماتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایک اندازے کے مطابق بارہ ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا میں پرواز کرتا تھا۔ یقیناً القوی جل شانہ کی قوت ارادی اور دست قدرت ہی اس کے پس پردہ پنہاں تھا۔ ملکہ سبا کے دربار سلیمانؑ میں پہنچنے سے قبل تخت ملکہ' کے پہنچانے میں القوی جل شانہ ہی کی غیر مرئی قوت و طاقت کارفرما تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو القوی جل جلالہ نے ایسی قوت لامسہ سے نوازا تھا کہ کوڑھ کے مریض پر ہاتھ پھیرتے ہی مرض رفو چکر ہو جاتا تھا۔

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے انگلی کے اشارہ سے چاند کا دولخت ہونا' سایہ ابر رحمت' میدان بدر و حنین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند نہتے صحابہ کرامؓ کا فتح و نصرت سے ہمکنار ہونا۔ فتح مکہ اور دیگر روشن کامیابیاں یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہبی اور صحابہ کرامؓ کی کسبی قوتوں کی مرہون منت تھیں جن کے پس پردہ القوی جل شانہ کا دست قدرت کارفرما تھا۔

القوی جل شانہ نے بنی نوع انسان پر احسان عظیم فرماتے ہوئے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت نامہ (وحی) دے کر ایسے لوگوں میں مبعوث فرمایا جو بظاہر اسلام کے مخالف اور عمل اور اعتقاد کے لحاظ سے پس ماندہ اور گم کردہ راہ تھے مگر القوی جل شانہ جانتا تھا کہ ان میں ساری دنیا سے بڑھ کر جوہر قابلیت اور استعداد اصلاح و اصلاح موجود ہے چنانچہ وہی عرب کے خوش نصیب شتربان اور صحرا نورد اسلام کے حلقۂ بگوش ہوئے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ فطرت کے کتنے بڑے رازداروں اور قدرت کے کتنے لائق اور وفادار بندے ثابت ہوئے انہوں نے اپنے قول و فعل سے انسان کے لئے کامیابی اور کامرانی کی راہیں کھول دیں اور خلافت الہیہ کا حق ادا کیا۔ انسانی جوہر کمال کو چمکایا اور جن کو قوت بصارت و بصیرت عطا ہوئی ان کے لئے رضائے رحمٰن، فتوح البلدان اور تکمیل انسان کے تمام اصول و رموز کو پوری طرح واضح کر دیا۔ ان نفوس قدسیہ کی قوت ایمانی اور قوت روحانی ہی کے طفیل آج تک ہمارے قلوب میں قوت ایمانی و قوت روحانی کی رمق باقی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، محدثین، محققین، مورخین اور اولیائے امت رحمہم اللہ تعالیٰ کے قوائے حافظہ کے طفیل علوم ظاہری و باطنی کے ذخائر نسلاً بعد نسل ہم تک پہنچے ہیں جنہیں ہم نے القوی جل شانہ کی عطا کردہ قوت علم و عمل سے مستقبل میں آنے والی نسلوں تک پہنچانا ہے۔

القوی جل شانہ نے کسی کو مضبوط قوت بازو سے نوازا ہے تو کسی کو قوت متفکرہ سے، کسی کو زوردار قوت ممیزہ عطا کی ہے تو کسی کو موثر قوت واہمہ سے۔ یقیناً وہی اللہ تعالیٰ ہی القوی جل شانہ ہے کہ اس نے انسان کو قوائے انسانی عطا فرما کر اشرف المخلوقات بنا دیا ہے۔

آج انسان نے القوی جل جلالہ کی عطا کردہ قوائے نفسانی کو بروئے کار لا کر زمین میں چھپے ہوئے خزینوں اور دفینوں کو نکال لیا ہے، سمندروں اور دریاؤں کو مسخر کر لیا، ہواؤں اور فضاؤں میں پرواز کر رہا ہے، سیارگان افلاک کی تسخیر کی طرف گامزن ہے نت نئی حیران کن ایجادات، بجلی اور بجلی کی قوت کی تبدیلی سے چلنے والے نت نئے آلات کی حیران کن ایجادات یقیناً القوی جل جلالہ کی عطا کردہ پوشیدہ اور غیر مرئی قوتوں کی غماز ہیں۔

بقول علامہ اقبالؒ:

عروج خاکی سے یہ انجم سہمے جاتے ہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

القوی جل شانہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے انسان کو قوت ماسکہ عطا فرمائی ہے کہ اگر یہ نہ ہوتی تو انسان بوجہ تعفن کے ایک دوسرے کے قریب نہ بیٹھ سکتا۔

> القوی جل جلالہ کے عطا کردہ قوائے نفسانی کے تشکر نعمت کے تقاضے یہ ہیں کہ انسان کائنات کی مخلوق کو اپنے فکر و نظر کا محور بنانے میں خالق کائنات سے مضبوط و مستحکم ربط و تعلق، قرب کو مطلوب و مقصود بنائے اور تکوینیات کے ان علوم کو بھی انسانی زندگی کے اعلیٰ ترین نصب العین تک پہنچنے کا وسیلہ بنائے۔

دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ و فرمانروا ہوئے جن میں سکندر، نپولین، اسٹالین، ہٹلر، چنگیز خان، ہلاکو خان، سہراب اور رستم کے نام نمایاں ہیں۔ اسی طرح خالدؓ بن ولید، طارق بن زیادؒ، محمد بن قاسمؒ اور محمود غزنویؒ اور اورنگزیب عالمگیرؒ جیسے عظیم انسان بھی ہوئے ہیں، جن کی قوت و سطوت پر اہل دنیا ششدر و حیران ہیں۔

لیکن آج وہ سب اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ القوی جل شانہ کے فرشتۂ اجل نے ان کی روحوں کو قبض کر لیا، اہل حق سرور ابدی میں اور طاغوتی قوتوں والے کفار و مشرکین نار جہنم کے مستحق ٹھہرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ دنیا میں مضبوط ترین چیز کون سی ہے؟ تو فرمایا کہ پہاڑ، پوچھنے والے نے پوچھا کہ پہاڑ پر بھاری اور مضبوط چیز کون سی ہے؟ تو فرمایا کہ لوہا جو پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر سکتا ہے۔ دریافت کرنے والے نے پھر پوچھا کہ لوہا سے مضبوط چیز کون سی ہے؟ فرمایا آگ کہ وہ لوہے کو موم کی طرح نرم بنا دیتی ہے، پھر پوچھا کہ آگ سے بھاری اور قوت والی چیز کون سی ہے؟ تو فرمایا کہ پانی جو آگ کو بجھا دیتا ہے، پھر پوچھنے والے نے پوچھا کہ آگ سے طاقتور کون سی چیز ہے؟ فرمایا ہوا کہ وہ (سمندروں اور ندی نالوں سے) پانی کو اڑا کر بادل بننے کا سبب بنتی اور پھر بادلوں کو اڑا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہے۔ پھر پوچھنے والے نے پوچھا کہ ہوا سے طاقتور کون سی چیز ہے؟ فرمایا کہ انسان کہ وہ ہوا کو مسخر کر لیتا ہے، پھر پوچھا کہ انسان سے طاقتور چیز کون سی ہے؟ فرمایا موت ہے جو انسان کو وقت موعود پر پکڑ لیتی ہے۔ معلوم ہوا کہ موت کو پیدا کرنے والا القوی جل جلالہ ہی ہے۔

سورۂ انفال میں حکم خداوندی ہے کہ مسلمان اپنی حدود سلطنت پر قوت کو موجود رکھیں۔ فرمایا:

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة

"تم سے جہاں تک ممکن ہو دشمن کے لئے اپنی قوت و طاقت کو تیار رکھو۔"

صحیح مسلم میں موجود عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت کے مطابق رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے "قوۃ" کی تفسیر تیراندازی فرمائی تھی۔

ختم نبوۃ

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی یہی ہے کہ آپؐ نے گھوڑوں کی تیاری' تیز تلوار وغیرہ اور دیگر آلات حرب ہمیشہ تیار رکھے' کفار و مشرکین سے تمام جنگوں میں استعمال کئے جانے والے آلات حرب بھی قوت میں شامل ہیں۔

عصر حاضر میں قوت کے تحت جملہ آلات حرب آتے ہیں مثلاً بندوق' ریوالور وغیرہ چھوٹے چھوٹے آلات سے لے کر بم' ایٹم بم' بری' بحری و فضائی دفاع کے لئے جدید آلات حرب "قوۃ" کے ذیل میں آتے ہیں۔

جہاں ملکی سرحدوں کی حفاظت کے لئے استطاعت کے مطابق قوت کو مجتمع رکھنا ضروری ہے' وہاں اقتدار کی قوت رکھنے والے اصحاب اقتدار کے لئے القوی جل شانہ کی عطا کردہ قوت اقتدار سے مملکت خداداد کے اندرونی خلفشار پر قابو پانا اجتماعی کامیابی اور کامرانی کے لئے بھی ضروری ہے۔ قوت ممیزہ کو بروئے کار لاتے ہوئے حق و باطل کو پہچانیں۔ اہل حق کی مساعی جمیلہ کو نہ صرف سراہیں بلکہ استطاعت کے مطابق نظریاتی سرحدوں کے مجاہدین و محافظین کی "وتعاونوا علی البر والتقوی" کے مطابق مدد و اعانت کو ترجیح دیں اور اہل حق کے خلاف طاغوتی قوتوں کی مذموم کوششوں کو ناکام بنانے میں اپنا کردار ادا کریں اور مظلوموں کو ظالموں کے چنگل سے آزاد کرانے کی بھرپور جدوجہد کریں۔

آج جنرل پرویز مشرف صاحب اور دیگر اصحاب اقتدار امریکہ اور امریکہ کے اتحادیوں کے ان ناپاک عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اسلام اور اہل حق کے وحدت کو انتشار و افتراق میں مبتلا کرنے کے لئے نہ صرف ان کی ہمنوائی کر رہے ہیں بلکہ بہت سے غلط اقدامات کے ذریعے اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں غیروں کی آلہ کاری کا ثبوت دے چکے ہیں۔ ماضی قریب میں تقریباً سولہ سو دینی مدارس برائے طلبا اور تقریباً ڈھائی سو مدارس دینیہ للبنات کو سربمہر کروا چکے ہیں اور پھر صدارتی ریفرنڈم کے لئے مستعمل فارم میں سے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے اقرار کے حلف نامہ کو حذف کر دیا گیا ہے' قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں کے جداگانہ طرز انتخاب کو ختم کر دیا گیا ہے۔ انتہائی صدمہ اور افسوس کی بات ہے کہ خالصتاً اسلام کے نام پر حاصل شدہ مملکت خداداد میں کھلم کھلا اسلام کی خلاف ورزی اور اسلامی اقداروں کی پامالی ہو رہی ہے۔ قوت اقتدار کے نشہ میں ملک میں ناچ گانوں اور انڈین طرز کے کلچر کو فروغ دینا اور اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ہر ممکن غلط اقدامات' دینی مدارس کی سربمہری اور سر عام قادیانیت کی تبلیغ' یہ سب کچھ دینی' اخلاقی' معاشی' معاشرتی تقاضوں کے یکسر خلاف ہے اور ان کے پس پردہ طاغوتی قوتوں کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔

جناب صدر صاحب! اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈریں اور غیر اسلامی اقدامات کا موثر تدارک کریں' یہی دینی اخلاقی اور حصول پاکستان کے تقاضے ہیں۔

سرزمین حجاز مقدس ہمارے ایمان و ایقان کا منبع' محور و مرکز ہے جہاں فتنۂ دجال کے وقت تک بھی اہل ایمان موجود رہیں گے اور اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سمٹ جائے گا۔ آج اہل حق کے ظاہری اسباب کے لحاظ سے قوی دشمن مرکز و محور ایمان و ایقان' پر نہ صرف للچائی ہوئے نظریں جمائے ہوئے اور ہرزہ سرائی کر رہا ہے بلکہ درپردہ اپنے شیطانی اسباب کو بروئے کار لا کر ہمارے مرکز وحدت کے خلاف کئی ایک ناپاک اقدام کر چکا ہے' ہمیں کم از کم اپنی آنکھوں کی حفاظت کی طرح مراکز وحدت امت کی حفاظت نہ صرف قوت بازو بلکہ ہر ممکن ہتھیار و آلات حرب سے کرنی چاہئے یہی: "واعدوا لھم مااستطعتم من قوۃ" اور ہمارے ایمان و ایقان اور محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضے ہیں۔

آیئے بارگاہ القوی جل شانہ میں انتہائی عاجزی و تضرع سے خشوع و خضوع سے دست دعا دراز کریں: یا قوی جل جلالہ: اے یکتا' موجود' بہت تخی' فراخی دینے والے' اے کرم کرنے والے' اے بہت دینے والے' اے بخشش کرنے والے' اے بہت روزی دینے والے' اے تمام چیزوں کو جاننے والے' حقیقت کو جاننے والے' اے زندہ' اے قائم بالذات' اے رحم کرنے والے' اے بے انتہا مہربان' اے آسمان اور زمین کو بالانور پیدا کرنے والے' اے بزرگی اور عظمت والے' بہت زیادہ مہربان' اے بہت زیادہ احسان کرنے والے' مجھے اپنی طرف سے ایسی خوشبو عطا کر جو تیرے سوا تمام سے بے پروا کر دے' اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو جان لو کہ کامیابی آ چکی ہے' بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی کامیابی عطا کی ہے' اللہ کی طرف سے قریبی فتح (کی امید ہے)

اے القوی جل جلالہ: اے قابل تعریف' اے پیدا کرنے والے اور دوبارہ زندہ کرنے والے' بہت زیادہ محبت کرنے والے' عرش کے مالک' اے جو چاہے کر گزرنے والے اپنی حلال کی ہوئی باتوں کے ذریعے حرام باتوں سے مجھے بے پروا کر دے اور اپنے فضل کے ذریعے ذرائع سے میری مدد و نصرت فرما بے شک تو ہر چیز پر طاقت' قوت اور قدرت رکھنے والا ہے۔ ہ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

☆☆..................☆☆

ختم نبوة

سیرت طیبہ

پر اجمالی نظر

مولانا عبدالرزاق

نسب شریف:

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم' کنیت: ابوالقاسم۔

والدہ کا نام:

آمنہ بنت وہب۔

ولادت:

بروز سوموار ۱۲/ربیع الاول عام الفیل' والد ماجد کا انتقال ولادت سے قبل ہی بحالت سفر مدینہ منورہ میں ہوچکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت آپؐ کے دادا عبدالمطلب نے کی اور حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔

والدہ کی وفات:

عمر مبارک ۶ سال کی تھی کہ والدہ ماجدہ آپ کو مدینہ آپؐ کے ننھیال لے گئیں' واپس میں بمقام "ابوا" ان کا انتقال ہوا اور آپ کی پرورش ام ایمن کے سپرد ہوئی۔ ۸ سال کے ہوئے تو دادا کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا' کفالت کا ذمہ آپؐ کے چچا ابوطالب نے لیا' ۹ سال کی عمر میں چچا کے ساتھ شام کا سفر فرمایا اور ۲۵ سال کی عمر میں شام کا دوسرا سفر حضرت خدیجہ کبریٰؓ کی تجارت کے سلسلے میں فرمایا اور اس سفر سے واپسی کے دو ماہ بعد حضرت خدیجہؓ سے عقد ہوا ۳۵ سال کی عمر میں قریش کے ساتھ تعمیر کعبہ میں حصہ لیا اور پتھر ڈھوئے حجر اسود کے بارے میں قریش کے الجھے ہوئے جھگڑے کا حکیمانہ فیصلہ فرمایا جس پر سبھی خوش ہوگئے۔

تعلیم و تربیت:

آپ یتیم پیدا ہوئے تھے اور ماحول اور معاشرہ سارا بت پرست' مگر آپ بغیر کسی ظاہری تعلیم و تربیت کے نہ صرف ان تمام آلائشوں سے پاک صاف رہے بلکہ جسمانی ترقی کے ساتھ ساتھ عقل و فہم اور فضل و کمال میں بھی ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ سب نے یک زبان ہوکر آپ کو صادق وامین کا خطاب دیا۔

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حنابندی

خلوت و عبادت:

بچپن میں چند قیراط پر اہل مکہ کی بکریاں بھی چرائیں' مگر بعد میں آپ کو خلوت پسند آئی چنانچہ غار حرا میں کئی کئی راتیں عبادت میں گزر جائیں۔ نبوت سے پہلے آپؐ سچے خواب دیکھنے لگے' خواب میں جو دیکھتے ہو بہو وہی ہو جاتا۔

نبوت:

جب سن مبارک چالیس کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تھے کہ جب جبریل علیہ السلام سورۂ اقرأ کی ابتدائی آیتیں لے کر نازل ہوئے' اس کے بعد کچھ مدت تک وحی کی آمد بندرہی پھر لگاتار آنے لگی۔

دعوت و تبلیغ:

ابتداً آپؐ نے پوشیدہ طور پر دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع فرمایا' ابتدائی دعوت پر عورتوں میں حضرت خدیجہ کبریٰؓ' مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بچوں میں حضرت علیؓ آزاد شدہ غلاموں میں زید بن حارثہؓ اور غلاموں میں حضرت بلالؓ سب سے پہلے ایمان لائے' ان کے بعد بہت سے آزاد اور غلام اس دولت سے بہرہ مند ہوئے۔

پھر آپ کو اعلانیہ دعوت و تبلیغ کا حکم ہوا' چنانچہ آپؐ نے تمام قوم کو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور بت پرستی چھوڑنے کی دعوت پوری قوت سے شروع کی' بعض نے مانا اور بعض اپنی گمراہی پر قائم رہے۔

ہجرت حبشہ:

قوم نے آپ کو اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو طرح طرح سے ستانا شروع کیا' چنانچہ ۵ نبوت میں آپؐ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو حبشہ ہجرت کر جانے کا حکم فرمایا' یہ سب سے پہلی ہجرت تھی' اسی سال حضرت عمرؓ اور آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ مشرف باسلام ہوئے۔

۷ نبوت میں قریش نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے خلاف ایک معاہدے پر دستخط کیے کہ جب تک یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہیں کرتے اس وقت تک ان سے ہر قسم کا مقاطعہ کیا جائے۔ اس کے نتیجے میں آپ کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شعب ابی طالب میں نظر بند کر دیا گیا' آپؐ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو ہجرت حبشہ کا حکم فرمایا' یہ دوسری ہجرت کہلاتی ہے۔

۱۰ نبوت میں قریش کے بعض افراد کی کوشش سے یہ معاہدہ ختم ہوا اور آپ کو آزادی ملی' اسی سال نصاریٰ نجران کا ایک آدمی مسلمان ہوا' اسی سال آپؐ کے چچا ابوطالب اور آپ کی غمگسار زوجہ مطہرہ خدیجہ کبریٰؓ کی وفات ہوئی۔ قریش کی ایذا رسانی اور بڑھ گئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے' انہوں نے ایک نہ سنی بلکہ الٹا درپے ایذا ہوئے' یہ سال عام الحزن (غم کا سال) کہلاتا ہے۔

۱۱ نبوت:

اس سال آپ کو معراج ہوئی' پنج گانہ نماز فرض ہوئی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقعہ پر عرب کے مختلف قبائل کو دعوت دی' چنانچہ مدینے کے قبیلہ خزرج کے ۶ آدمی مسلمان ہوئے۔

۱۲ نبوت:

اس سال اوس وخزرج کے ۱۲ افراد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی' یہ بیعت عقبہ اولیٰ کہلاتی ہے۔

۱۳ نبوت:

اس سال مدینہ کے ۷۰ مردوں اور ۲۰ عورتوں نے آپ سے بیعت کی' یہ بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہے۔

ہجرت:

مدینہ میں اسلام کی روشنی گھر گھر میں پھیل چکی تھی آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو ہجرت مدینہ کا حکم فرمایا' قریش کو پتہ چلا تو انہوں نے "دارالندوہ" میں آپؐ کو قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا اور آپؐ کے گھر کا محاصرہ کر لیا' اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ منصوبہ خاک میں ملا دیا' آپؐ کو ہجرت کا حکم ہوا' آپؐ کافروں کے گھیرے سے باطمینان نکلے' حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر پہنچے' ان کو ساتھ لے کر غار ثور تشریف لے گئے' یہاں تین دن رہے' پھر ہجرت فرمائی اور مدینہ کی نواحی بستی قبا پہنچے۔

سنہ ۱ ہجری اسلام کا نیا دور:

یہاں سے اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے' قبا میں ۱۴ دن قیام رہا' وہاں ایک مسجد بنائی' وہاں سے مدینہ طیبہ منتقل ہوئے' حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر قیام فرمایا' مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی' اذان شروع ہوئی اور جہاد کا حکم ہوا اور آپؐ نے دعوت و جہاد کے لئے صحابہ کرامؓ کی جماعتیں بھیجنا شروع کیں۔

سرایا و غزوات:

جس جہاد میں آپ خود شریک ہوئے اسے غزوہ کہتے ہیں اور جس میں خود نہیں گئے صحابہ کرامؓ کی جماعت کو بھیجا اسے سریہ کہتے ہیں۔ آپؐ کے سرایا کی تعداد ۴۷ ہے اور غزوات کی ۲۷' اس سال آپؐ نے تین دستے (سریے) روانہ فرمائے لیکن مقابلہ نہیں ہوا۔

سنہ ۲ ہجری:

اس سال غزوۂ ودان' غزوۂ بواط' غزوۂ عشیرہ اور غزوۂ بدر صغریٰ ہوئے۔ تحویل قبلہ کا حکم ہوا' روزۂ رمضان' زکوٰۃ فطرہ واجب ہوئے' اسی سال (رمضان میں) مشہور غزوۂ بدر ہوا' آپؐ کے ساتھ ۳۱۳ صحابہ کرامؓ جاں نثار تھے اور قریش ایک ہزار مگر شکست قریش ہی کو ہوئی ان کے سردار مارے گئے اور ستر قید ہوئے' مسلمانوں کے چودہ آدمی شہید ہوئے' اسی سال غزوۂ قرقرۃ الکدر' غزوۂ قینقاع اور غزوۃ السویق ہوئے' تینوں میں جنگ نہیں ہوئی۔ حضرت علیؓ کا حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے نکاح ہوا اور حضرت عائشہؓ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر رخصتی ہوئی۔

سنہ ۳ ہجری:

اس سال غزوۂ غطفان اور غزوہ بحران ہوئے' مقابلہ نہیں ہوا' پھر مشہور جنگ احد ہوئی' قریش قبائل عرب کو اکٹھا کر کے بدر کے مقتولوں کا بدلہ لینے جبل احد کے پاس جمع ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار کے جمعیت کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے ۳۰۰ منافق راستے ہی میں پلٹ گئے' دامن احد میں دونوں فوجیں لڑیں کفار کو شکست ہوئی' ایک درہ پر آپؐ نے تیراندازوں کی ایک جماعت اس وصیت کے ساتھ مقرر کی تھی کہ ہم مریں یا جئیں تمہیں بہر حال تا حکم ثانی اپنی جگہ رہنا ہوگا' ان میں سے بعض نے مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست دیکھ کر جگہ چھوڑ دی' دشمن کو لوٹ کر پیچھے سے حملے کا موقع مل گیا' جنگ کا پانسہ پلٹ گیا' ستر صحابہ شہید ہوئے' جن کے سردار حضرت حمزہؓ ہیں' آپؐ کا چہرہ انور زخمی ہوا' سامنے کے دندان مبارک شہید ہوئے' اگلے دن آپؐ قریش کے تعاقب میں حمراء الاسد تک گئے مگر دشمن بچ نکلا' مقابلہ نہیں ہوا' اسی سال شراب کی حرمت نازل ہوئی۔

سنہ ۴ ہجری:

اسی سال غزوۂ بنی نضیر ہوا' آپؐ نے بنی نضیر کا محاصرہ کیا اور انہیں جلاوطن کیا' پھر غزوۂ ذات الرقاع ہوا' مقابلے کی نوبت نہیں آئی' اسی سفر میں "نماز خوف" اور تیمم کا حکم نازل ہوا' پھر غزوۂ احد صغریٰ ہوا' گزشتہ سال جنگ احد سے واپسی پر قریش کہہ گئے تھے کہ آئندہ سال پھر اسی مقام پر جنگ ہوگی' آپؐ حسب وعدہ احد کی طرف نکلے' لیکن قریش مقابلے کے لئے نہیں آئے۔

سنہ ۵ ہجری:

اس سال غزوۂ دومۃ الجندل ہوا' دشمن اپنے مویشی چھوڑ کر بھاگ گئے' پھر غزوۂ بنی مصطلق ہوا' مقابلے میں اس قبیلے کے دس آدمی مارے گئے۔ باقی قید ہوئے' ان ہی قیدیوں میں ان کے سردار حارث کی لڑکی جویریہ تھیں' آپؐ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا' یہ نکاح تمام قیدیوں کے آزاد کرنے اور ان کے اسلام لانے کا ذریعہ بنا' پھر غزوۂ احزاب پیش آیا' قریش نے تمام قبائل عرب اور یہود کو ساتھ لے کر دس ہزار کی تعداد میں مدینہ کا محاصرہ کیا' مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لئے ایک لمبی خندق کھودی' قریش کا محاصرہ ۱۵ دن جاری رہا' بالآخر اللہ تعالیٰ نے تند ہوا اور فرشتوں کا لشکر بھیجا اور دشمن ناکام لوٹا' پھر غزوۂ بنی قریظہ ہوا اور یہود بنی قریظہ کو عہد شکنی کی سزا میں قتل کیا گیا' اسی سال حج فرض ہوا اور پردہ کی آیات نازل ہوئیں۔

سنہ ۶ ہجری:

اس سال غزوۂ بنی لحیان' غزوۃ الغابہ اور صلح حدیبیہ ہوئی۔ آپؐ چودہ سو صحابہؓ کے ساتھ عمرہ کی نیت سے غیر مسلح مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے' قریش نے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مقام حدیبیہ میں آپ کو روک دیا' آخرکار چند شرطوں پر صلح ہوئی' ان میں سے ایک یہ تھی کہ دونوں فریق دس سال تک آپس میں جنگ نہیں کریں گے' اسی موقعہ پر ایک درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی' اسی سال آپؐ نے مختلف بادشاہوں کے نام دعوتی خطوط بھیجے' ان میں سے بعض مسلمان ہو گئے۔

سنہ ۷ ہجری:

اس سال جنگ موتہ ہوئی' جس میں مسلمانوں کے تین سپہ سالار زید بن حارثہؓ جعفرؓ بن ابی طالب' عبداللہ بن رواحہؓ یکے بعد دیگرے شہید ہوئے' پھر حضرت خالد بن ولیدؓ کو امیر لشکر مقرر کیا گیا' دشمن کو شکست ہوئی اور کافی مال غنیمت ہاتھ آیا' اسی سال مکہ مکرمہ کی فتح عظیم کا واقعہ ہوا' قریش نے جنگ بندی کا معاہدہ توڑ ڈالا تھا' آپؐ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے' قریش نے ہتھیار ڈال دیئے۔ آپؐ نے امن عام کا اعلان فرمایا' کعبۃ اللہ کے گردوپیش سے بتوں کی نجاست کو صاف کیا' اردگرد کے قبائل میں بت شکنی کے لئے وفود بھیجے۔

فتح مکہ کے بعد ہی غزوۂ حنین ہوا' قبیلہ ثقیف و ہوازن کے لوگ مقابلے کی تیاری کر رہے تھے' آپ کو اطلاع ملی تو بارہ ہزار کا لشکر ان کے مقابلے میں لے کر نکلے' بعض مسلمانوں کو خیال ہوا کہ اتنا بڑا لشکر کیسے مغلوب ہو سکتا ہے' مگر دشمن نے تیروں کی بارش شروع کی تو مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے' آنحضرتؐ اپنے چند صحابہؓ کے ساتھ جمے رہے' پھر مسلمانوں نے پلٹ کر حملہ کیا' دشمن کو شکست ہوئی' کچھ مارے گئے' کچھ بھاگ گئے' ان کی عورتیں اور بچے قیدی بنے' تمام مال مویشی پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا' جو بھاگ نکلے وہ طائف جا کر قلعہ بند ہو گئے' آپؐ نے ۱۹ دن تک طائف کا محاصرہ کیا' پھر آپؐ جعرانہ واپس ہوئے' جنگ حنین کے قیدی یہیں تھے' اتنے میں قبیلہ ہوازن مسلمان ہو کر حاضر خدمت ہوا' آپؐ نے ان کے قیدی واپس کر دیئے' جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا' اور راتوں رات عمرہ ادا کر کے مدینہ طیبہ روانہ ہو گئے۔

سنہ ۹ ہجری:

اسی سال غزوۂ تبوک ہوا' آپ کو رومیوں کی تیاری کی اطلاع ہوئی' آپ تیس ہزار کا لشکر لے کر روم کی سرحد پر مقام تبوک پہنچ گئے' لیکن رومی مقابلے کے لئے نہیں آئے' ایلہ کے سردار اور دوسرے قبائل نے جزیہ پر صلح کر لی' اسی سال حضرت ابوبکرؓ کو "امیر حج" بنا کر بھیجا' یوم النحر میں اعلان کیا گیا کہ آئندہ کوئی مشرک حج کرنے نہیں آئے گا' نہ برہنہ طواف کرے گا' اسی سال مختلف علاقوں کے وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہونے لگے۔

سنہ ۱۰ ہجری:

اس سال حضرت علیؓ کی امارت میں ایک دستہ بنی مذحج کے مقابلے میں بھیجا' ان کے بیس آدمی مارے گئے' باقی مسلمان ہوئے' اسی سال حضرت معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ اشعریؓ کو تعلیم و تبلیغ کے لئے یمن بھیجا۔ اس سال کا اہم ترین واقعہ آپ کا آخری حج ہے جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے' آپؐ نے عرفات اور منیٰ کے خطبوں میں دین کے بنیادی اصول کی تعلیم فرمائی۔

سنہ ۱۱ ہجری:

اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رومیوں کے مقابلے میں اسامہؓ کا لشکر تیار کیا' مگر لشکر کی روانگی سے قبل ہی آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ یہ آپ کا مرض وفات تھا' اسی دوران آپ حضرت عائشہؓ کے گھر رہے' نماز کی امامت کے لئے اپنی جگہ حضرت ابوبکرؓ کو مقرر فرمایا۔ دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول کو ۶۳ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا' جب کہ آپؐ اللہ کی امانت اللہ کے بندوں کو پہنچا چکے تھے' اور دعوت و ہدایت کا کام پورا ہو چکا تھا' چہارشنبہ کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا' تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' اور مسلمانوں نے غمزدہ دلوں کے ساتھ فرداً فرداً نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عائشہؓ کا وہی حجرہ آپ کی آخری آرام گاہ بنا۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

اولاد:

آپؐ کے تین صاحبزادے تھے قاسمؓ عبداللہؓ ابراہیمؓ سب کا بچپن میں ہی انتقال ہوا' چار صاحبزادیاں تھیں: زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ خاتون جنت فاطمۃ الزہراؓ۔

ازواج مطہرات:

خدیجہ کبریٰؓ عائشہ صدیقہؓ حفصہؓ ام سلمہؓ سودہؓ زینب بنت جحشؓ میمونہؓ زینب بنت خذیمہؓ جویریہؓ صفیہؓ ام حبیبہؓ حضرت خدیجہؓ اور زینب بنت خذیمہ کی وفات آپ کی حیات میں ہوئی باقی نو آپ کے وصال کے وقت موجود تھیں۔ (رضی اللہ عنہن)

حسن و جمال:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے بیان سے تو قلم و قرطاس قاصر ہیں تاہم دو شعر قارئین کی تشنگی شوق کی تسکین کے لئے حاضر ہیں:

واحسن منک لم ترقط عینی
آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے نہیں دیکھا
واجمل منک لم تلد النساء
آپ سے زیادہ جمیل کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا
خلقت مبرأ من کل عیب
آپ ہر عیب سے فطرتاً پاک و صاف پیدا ہوئے
کانک قد خلقت کما تشاء
گویا جیسا آپ چاہتے تھے ویسے ہی پیدا ہوئے

(بشکریہ ماہنامہ "الفاروق" ربیع الاول کراچی)

ختم نبوۃ

فساد کا اصل سرچشمہ

شمس الحق ندوی

انسان کو فطری اور طبعی طور پر مال سے بڑی محبت ہوتی ہے' وہ اس کے لئے شب و روز کوشاں رہتا ہے۔ ہر وہ انسانی فطرت جو غیر تربیت یافتہ ہو وہ آسانی کے ساتھ اس کی ہوس میں گرفتار ہو سکتی ہے۔ یہ ایک ایسی نہ مٹنے والی بھوک اور نہ بجھنے والی پیاس ہے جس سے انسان کو کبھی آسودگی و سیری نہیں ہوتی۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکثر برائیاں محض اسی وجہ سے وجود میں آتی ہیں سیاسی داؤ پیچ کی دنیا ہو یا تجارت و کاروبار کی' زیب و زینت کا معاملہ ہو یا تعمیرات میں مسابقت و تفاخر کا' ہر جگہ یہی مال و دولت کی ہوس ہے۔ بسا اوقات یہ نشے کی سی کیفیت پیدا کر دیتی ہے' حق و باطل کی تمیز پر بے حسی کا پردہ ڈالتی ہے' جائز و ناجائز میں فرق کرنے والی عینک اتار لیتی ہے' نفع و نقصان کو جانچنے پرکھنے کا پیمانہ چھین لیتی ہے' یہاں تک کہ انسان اپنے انجام و عواقب پر غور کرنے سے بھی معذور ہو جاتا ہے اور اپنی سب سے عزیز اور قیمتی متاع زندگی کو' جو ایک ہی ہے اور جس کا استعمال بہت ہی سوچ سمجھ کر ہونا چاہئے اور جس میں ذرا سی چوک آدمی کو جہنم کا ایندھن بنا سکتی ہے' مال کی یہ محبت رشوت خوری' چور بازاری اور فریب و غداری' خیانت' کذب و افتراء' ظلم و زیادتی' عداوت و دشمنی' بغض و کینہ پروری کے جراثیم میں ڈبو دیتی ہے اور کبھی کبھی اس منزل پر لا کھڑا کرتی ہے جہاں انسان درندہ بن جاتا ہے' اس کا دل پتھر کی سل اور اس کی آنکھ نرگس کی آنکھ بن جاتی۔ مریض بستروں پر سسک سسک کر دم توڑ رہے ہوتے ہیں اور ضرورت کی دواؤں کی بلیک مارکیٹنگ ہوتی رہتی ہے' جب لوگ فقر و فاقے سے بلبلا رہے ہوتے ہیں ذخیرہ اندوز اپنے گودام کو بھرنے اور بلند کرنے میں مصروف ہوتے ہیں' عدالتیں واضح حقائق کے ہوتے ہوئے بھی غلط فہمیوں پر قلم چلا دیتی ہیں حتی کہ ایک ایک پان اور سگریٹ پر اخلاق و شرافت اور محبت و مروت کا خون ہونے لگتا ہے' عزتیں بکتی ہیں' زبان و قلم' ذہن و فکر اور مردانہ جوہر سب کچھ اس کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں' دنیا کی ہر چیز بے قیمت ہو جاتی ہے' صدق و صفا' محبت و مروت' رحمدلی و ہمدردی' حق گوئی و بے باکی' مالی حرص و ہوس کی دنیا میں سب سے زیادہ ارزاں و بے قیمت ہو جاتے ہیں لیکن اس سیلاب بلاخیز کے لئے اللہ تعالیٰ نے بند کا بھی انتظام کیا ہے' جس طرح ڈاکٹر دواؤں کے خواص و اثرات کو پہچان جاتے ہیں اور رائے قائم کرتے ہیں' اس سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر نگاہ نبوت انسانی عمل کے خواص و اثرات کو پہچانتی ہے۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ اس کو خوب سمجھ رہی تھی کہ مال کی حرص و ہوس کیا کیا برے نتائج پیدا کر سکتی ہے' وہ جانتی تھی کہ جب یہ حرص کسی انسان میں اس حد کو پہنچتی ہے کہ اس کو جائز و ناجائز کا ذرا بھی خیال نہ رہے تو یہ صورت انتہائی خطرناک ہو جاتی ہے' پھر اس کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ صرف لینا جانتا ہے دینا مطلق نہیں چاہتا' حرص کی یہ شکل بہت مہلک و خطرناک ہے' اس لئے قرآن نے ایسی حرص سے بچنے والوں کے لئے فرمایا کہ وہ کامیاب ہیں جو حرص سے بچیں: ''جس نے اپنے آپ کو حرص و شح سے بچا لیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔''

اس کے خطرناک نتائج کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرص سے بچو! تم سے پہلے قوموں کو حرص ہی نے تباہ کیا' انہیں رشتوں کو توڑنے کا حکم دیا' انہوں نے رشتوں کو توڑا' ان کو بخل کا حکم دیا' انہوں نے بخل کیا' انہیں فسق و فجور پر آمادہ کیا' وہ اس کے سزاوار ہوئے''۔

دوسری حدیث میں فرمایا: ''حرص سے بچو حرص نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا' انہیں خونریزی پر ابھارا' انہوں نے حرام کو حلال کیا۔''

ایک حدیث میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حرص اور ایمان مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے' گویا حرص سرے سے ایمان ہی کے منافی ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر ایمان صبر اور درگزر کرنا ہے' صبر کی تعریف میں بتایا

گیا ہے کہ محارم سے بچنا اور سنتہ و واجبات کو ادا کرتا ہے' اور حرص ان دونوں کی ضد ہے۔ لہٰذا جب حرص پیدا ہوگی تو یہ دونوں چیزیں ختم ہو جائیں گی۔

ہماری آج کی سوسائٹی اسی کی شکار ہے' جب حرص و ہوس اس درجہ کو پہنچ جائے تو ایمان کی خیر نہیں' مومن اپنی جس زندگی سے بلند مرتبہ اور ہمیشہ کی نعمتیں حاصل کر سکتا ہے اس کو مال کی حرص و ہوس میں ضائع کر دیتا ہے' یہ کتنی بڑی چوک ہے کہ جس کو قرآن کریم نے متاع قلیل فرمایا ہے' اس کے پیچھے اس طرح سے زندگی ضائع ہو۔ انسانی حرص و ہوس نہ جانے کن کن نامناسب طریقوں سے مال حاصل کرنے پر آمادہ کرتی ہے' پھر وہ اسے دوسروں کے لئے چھوڑ جاتا ہے اور اس کا حساب اپنے سر لے کر جاتا ہے' جو شخص فقر و فاقے کے ڈر سے اپنا سارا وقت کسب مال میں ضائع کرتا ہے وہی اصلاً آخرت میں فقیر و محتاج ہے' جس سے بڑھ کر اور کوئی فقیر نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے دل کی راحت اور خوشی' سکون و اطمینان' مقدرات پر یقین و رضامندی میں رکھی ہے اور رنج و غم' اضطراب و پریشانی شک و غصے میں رکھی ہے۔

عبدالواحد بن زیدؒ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کا دنیا کے بارے میں حرص کرنا اس کے سب سے بڑے دشمن سے زیادہ خطرناک ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ حرص کی دو قسمیں ہیں: نقصان دہ حرص اور نفع بخش حرص' اللہ کی اطاعت میں حرص کرنا تو سود مند اور نفع بخش ہے اور دنیا کے بارے میں حرص کرنا تکلیف دیتی ہے۔ حریص دنیا کی فکر میں مشغول ہونے کی وجہ سے نہ خوش ہوتا ہے اور نہ تو لذت پاتا ہے' دنیا کی محبت اسے آخرت کی فکر کے لئے فارغ نہیں ہونے دیتی' شب و روز بے اطمینانی کی زندگی گزارتا ہے' جو کچھ مل گیا اس کے فوت ہونے کا خطرہ اسے دامن گیر رہتا ہے' اور جو نہیں ملا' اس کے حصول کی فکر میں مضطرب و سرگرداں رہتا ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا منہ ایک مٹھی مٹی ہی بھر سکتی ہے' حرص اس کو مطمئن نہیں کر سکتی۔

☆☆..................☆☆

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہونے کا دعویٰ قادیانی پروپیگنڈا ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) ممتاز علمائے کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنماؤں مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' مولانا نعیم امجد سلیمی' مولانا محمد اعجاز' محمد انور نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والے امریکی خاتون محققہ سوزانی ماریا اولڈرون کے اس دعویٰ کو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری آرام گاہ سری نگر کے روضہ حضرت بل میں ہے' یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور جب وفات پائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں آپؐ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ اس لئے یہ خیال کرنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں یہ صرف یہودیوں اور قادیانیوں کا عقیدہ ہے۔ علمائے کرام نے کہا کہ یہودی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ انہوں نے نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دے کر قتل کر دیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عقیدہ کی نفی کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے صلیب دینے سے پہلے ہی آسمان پر زندہ اٹھا لیا' جس کا واضح انداز میں قرآن مجید میں ذکر موجود ہے اور بائبل میں بھی اس بات کا تذکرہ موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان محققین کی تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور آپ کی قبر کے سری نگر میں ہونے کی باتیں صرف اس غلط مفروضے پر مبنی ہیں کہ وہ ہجرت کر کے سری نگر آ گئے تھے اور وہاں ایک محلے میں آپ کی قبر ہے' جبکہ اس مفروضے میں کوئی حقیقت نہیں ہے اور نہ ہی تاریخ سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ علمائے کرام نے کہا کہ دراصل قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر میں دفن ہونے کا نظریہ اور مفروضہ گھڑا تھا تا کہ اپنے آپ کو جدید مسیح کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کر کے سستی شہرت حاصل کر سکے لیکن اس کا یہ نظریہ قرآن کریم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے خلاف ہونے کی وجہ سے دنیا میں پذیرائی حاصل نہ کر سکا۔ علمائے کرام نے کہا کہ ممکن ہے کہ امریکی محققہ کو قادیانیوں نے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے ورنہ آج تک کسی ایک عیسائی نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے کشمیر میں ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

ختم نبوة

پہلی قسط

علامہ اقبالؒ بحضورِ خاتم النبیین ﷺ

پروفیسر رحیم بخش شاہین

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر نبی اور رسول کسی نہ کسی خاص قوم زمانے اور خطے کے لئے مبعوث ہوتے رہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیگر انبیاً کے برعکس تمام بنی نوع انسان کے لئے داعی حق بن کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خاص توجہ سے مشتِ خاک کو رشک طور بنا دیا۔ اقبالؒ "بال جبریل" میں فرماتے ہیں:

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

(بال جبریل:۳۲)

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو دنیا اپنا ابتدائی عہد گزار کر جوانی کی حدود میں قدم رکھ رہی تھی۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت شباب حیات کی علامت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر سرمایۂ کائنات ہے۔ انسانیت کی نشو ونما کے ابتدائی ادوار میں اسے قدم قدم پر انبیاً کی ضرورت پڑتی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پے در پے انبیاً بھیجے لیکن اب ایک ایسی منزل آ گئی جہاں انسانیت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے نبی اور رسول کی ضرورت نہیں رہی "رموز بے خودی" میں ارشاد ہوتا ہے:

اے ظہور تو شباب زندگی
جلوہ اَت تعبیر خواب زندگی
از تو بالا پایۂ ایں کائنات
فقر تو سرمایۂ ایں کائنات
در جہاں شمع حیات افروختی
بندگاں را خواجگی آموختی

(اسرار و رموز:۱۹۳)

ترجمہ: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور شباب زندگی کی علامت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ خواب زندگی کی تعبیر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وجود سے کائنات کا رتبہ بلند ہوا اور اس بلندی کا باعث کسی شہنشاہ کی عظمت اور سطوت یا دولت و حکومت نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر تھا جس کی تاثیر سے انسانیت کی محفل میں شمع حیات کو روشنی ملی اور عرب کے شتربانوں اور بدوؤں کو وہ مقام ملا کہ وہ دنیا بھر کی قوموں کے لئے علم معاشرت اور سیاست وغیرہ میں معلم کی حیثیت اختیار کر گئے' انہوں نے قیصر و کسریٰ کے تاج اپنے پاؤں تلے روند ڈالے اور روئے زمین پر تہذیب و تمدن کی رفیع الشان عمارتیں تعمیر کیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ سب سے آخر میں پیغام حق سنانے کے لئے تشریف لائے اس لئے اقبالؒ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے "معنی دیریاب" کا معنی خیز خطاب استعمال کیا ہے:

آیۂ کائنات کا معنیٔ دیریاب تُو
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بُو

(بال جبریل:۱۵۳)

اللہ تعالیٰ نے جس کائنات کو لاکھوں سال پیشتر تخلیق کیا تھا اس کے معنوی تکمیل حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کی صورت میں ہوئی۔

خلق و تقدیر و ہدایت ابتدا است
رحمۃ للعالمینی انتہا است

(جاوید نامہ:۱۴۸)

ترجمہ: "خلق' تقدیر اور ہدایت سے رسالت کی ابتدا کی گئی اور رحمۃ للعالمینیؐ پر اس کی انتہا کر دی گئی۔"

ہر کجا بینی جہانِ رنگ و بو
آنکہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نور مصطفیؐ او را بہا است
یا ہنوز اندر تلاش مصطفیؐ است

(جاوید نامہ:۱۳۹)

ترجمہ: جہاں کہیں بھی جہان رنگ و بو کا وجود ہے اور جس سرزمین سے بھی آرزوؤں اور تمناؤں کا بیج پھوٹتا ہے' وہ تمام سرزمینیں یا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے

معمور ہیں اور یا پھر نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں ہیں۔

ختم نبوت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کسی زمانے تک محدود نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کا امکان ہی ختم کر دیا گیا ہے اور اب رہتی دنیا تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پیغام جاری وساری رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسل آدم کو مکانی و زمانی وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے اب کوئی آدمی خواہ دنیا کے کسی خطے سے تعلق رکھتا ہو، کسی قوم کا فرد ہو، کوئی سی زبان بولتا ہو اور کسی زمانے میں پیدا ہوا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے حلقہ میں داخل ہوئے بغیر فلاح حاصل نہیں کر سکے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں رنگ، نسل، وطن اور قوم وغیرہ مادی امتیازات کو کوئی وقعت حاصل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دنیا بھر کے لوگ ایک ہی برادری کے ارکان بن گئے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزارنے کا ایسا لائحہ عمل عطا کیا جو ہر طرح سے ممکن ہے اور جو ہر دور کے تقاضوں کی بطریق احسن تکمیل کر سکتا ہے، اس میں کمی بیشی ناممکن ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد متوقع نہیں اور جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ ایک طرح سے تکمیل دین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کاملیت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی ہمہ گیری اور ابدیت سے انکار اور امت میں انتشار پیدا کرتا ہے۔

”رموزِ بے خودی“ میں رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرکز ملت اور وحدت اسلامی کی بنیاد قرار دیتے ہوئے اقبالؒ فرماتے ہیں:

پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسولؐ ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را
او رسل را ختم وما اقوام را
خدمت ساقی گری با ما گزاشت
داد مارا آخریں جامے کہ داشت
لانبی بعدی ز احسان خداست
پردۂ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایۂ قوت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو

(اسرار و رموز: ۱۱۸)

نیز یہ کہ:

حق تعالیٰ پیکر ما آفرید
وز رسالت در تن ما جاں دمید
از رسالت در جہاں تکوین ما
از رسالت دین ما آئین ما
از رسالت ہم نوا گشتیم ما
ہم نفس ہم مدعا گشتیم ما

(اسرار و رموز: ۱۱۹)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا مطلب صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری نبیؐ اور سردار انبیاءؑ تسلیم کرنا بھی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقبالؒ ختم نبوت پر گہرا اور مستحکم عقیدہ رکھتے ہیں۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے قطعی خارج ہو جاتا ہے۔

اس (ختم نبوت) کے معنی بالکل سلیس ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنہوں نے اپنی پیروؤں کو ایسا قانون عطا کر کے جو ضمیر انسان کی گہرائیوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے آزادی کا راستہ دکھا دیا ہے۔ اور انسانی ہستی کے آگے روحانی حیثیت سے سر نیاز خم نہ کیا جائے۔ دینیاتی نقطۂ نظر سے اس نظریہ کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ: ”وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں ہے جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو۔“ (حرف اقبال مرتبہ لطیف احمد خان شروانی: ۱۳۹)

اقبالؒ نے اپنے مشہور خطبات میں بھی فلسفیانہ انداز میں ختم نبوت کا اثبات کیا ہے۔ ان کے خیال میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قدیم و جدید دنیا کے درمیان رابطہ قائم کرنے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کا سرچشمہ قدیم ہے اور وحی کی روح کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں حیات نے اپنے دھارے کے مطابق علم کو مزید سرچشمے دریافت کر کے نبوت کی ایسی تکمیل کر دی ہے کہ اب اس کے ختم کر دینے کی ضرورت کا یقین ہو گیا ہے۔

اقبالؒ نے ”ختم نبوت“ کے مسئلہ کی بطور خاص تشریح اس لئے کی کہ ان کے دور میں پنجاب کے ایک قصبے ”قادیان“ میں مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو بتدریج محدث، مجدد، امام مہدی، مسیح موعود اور بالآخر کامل نبی قرار دیا اور ساتھ ہی انگریزی حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جہاد کو حرام قرار دے دیا، کیونکہ اس کے خیال میں برطانوی حکومت رحمت کا سایہ تھی۔ اقبالؒ جب اس فتنے کی حقیقت سے آگاہ ہوئے تو چند سخت بیانات دیئے جن میں یہ ثابت کیا کہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، جو شخص اس کا انکار کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور جو نبی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ امت کی وحدت و مرکزیت کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانیں، مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (حرف اقبال ص: ۱۱۳ تا ۱۲۱)

پھر اقبالؒ نے اردو مجموعہ کلام ”ضرب کلیم“ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کو ہدف تنقید بنایا۔ ان کے خیال میں اس دور میں ملت اسلامیہ کو ایسے الہام

ختم نبوۃ

کی ضرورت ہے جو قوم کی مردہ رگوں میں زندگی پیدا کر سکے اور یہ الہام قرآن وسنت میں موجود ہے۔ وہ الہام رد کر دینے کے قابل ہے جو جسدِ ملت کو ناکارہ بنانے کا کام کرے، ایسی امامت اور نبوت کو اقبالؒ فتنہ اور ایسے الہام کو غارت گری کے ہم معنی قرار دیتے ہیں جو مسلمان کو محکومی کا سبق دے اور قوم کے لئے قوت و طاقت کا باعث نہ ہو وہ کہتے ہیں:

دنیا کو ہے اس مہدیٔ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالم افکار
(ضرب کلیم:۴۰)

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے
ہو بندۂ آزاد اگر صاحب الہام
ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لئے مہمیز
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز
وہ نبوت ہے مسلمان کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام
(ضرب کلیم:۵۳)

حُب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

عقیدۂ ختم نبوت کا لازمی نتیجہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع ہے اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تو مانتا ہے مگر اس کا دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ کی محبت سے محروم ہے تو اس کا ایمان ہی مشتبہ و مشکوک ہے کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں تو اطاعت و فرمانبرداری کی منزل طے نہیں ہو سکتی۔ ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اولاد و والدین اور تمام مخلوق سے زیادہ محبوب قرار نہ دے لے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو اور فارسی شعراء نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے لازوال نغمے تخلیق کئے اور نعت کے ایسے گوہر پیش کئے ہیں جن کی مثال دنیا کی شاعری میں ملنی مشکل ہے مولانا رومؒ مولانا جامیؒ شیخ عطارؒ حالیؒ ظفر علی خان ایسی بلند پایہ ہستیوں نے بارگاہ رسالتؐ میں عقیدت کے ایسے نذرانے اور نعت کے ایسے گلدستے پیش کئے کہ جن کی تاثیر سے شیدائیانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک لذت افروز ہوتے رہیں گے لیکن اقبال کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے صرف آپؐ کے حسن و جمال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام رفیع ہی کی قصیدہ خوانی نہیں کی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حیات مقدسہ کو ایک لائق اتباع نمونے کی حیثیت دے کر مسلمانوں کے مردہ دلوں میں اسلامی کردار کی روح تازہ پھونکنے کی کامیاب کوشش کی۔

"اسرار خودی" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمان عالم کی آبرو شہنشاہ بوریا نشین خلوت گزین حرا بانیٔ آئین نو قاطع شہنشاہیت اور افضلِ کائنات قرار دیا۔

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است
طور موجے از غبار خانہ اش
کعبہ را بیت الحرم کاشانہ اش
کمتر از آنے ز اوقاتش ابد
کاسب افزائش از ذاتش ابد
بوریا ممنون خواب راحتش
تاج کسریٰ زیر پائے امتش
در شبستان حرا خلوت گزید
قوم و آئین و حکومت آفرید
ماند شبہا چشم او محروم نوم
تا بہ تخت خسروی خوابید قوم
وقت ہیجا تیغ او آہن گداز
دیدۂ او اشکبار اندر نماز
در دعائے نصرت آمین تیغ او
قاطع نسل سلاطیں تیغ او
در جہاں آئین نو آغاز کرد
مسند اقوام پیشیں در نورد
از کلید دیں در دنیا کشاد
ہمچو او بطن ام گیتی نزاد
(اسرار و رموز:۲۰)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام مسلمان کے دل میں ہوتا ہے اور ہم مسلمانوں کی آبرو ہی اس میں ہے کہ انؐ کے نام لیوا ہیں، کوہ طور انؐ کے گھر کے گرد و غبار کی ایک لہر ہے اور ان کا گھر خود خانۂ کعبہ کے لئے عبادت گاہ ہے۔ ابد کیا ہے؟ فقط انؐ کے ایک لمحے سے بھی کم اوقات ہے۔ ان کی ذات گرامی سب سے گرامی ہے۔ وہؐ خود بوریا نشین تھے لیکن ان کی امت کے پاؤں کے نیچے قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں آ گئیں۔ وہؐ غار حرا میں خلوت گزیں ہوئے اور ایک قوم آئین اور حکومت تخلیق کر ڈالی۔ آپ کی آنکھیں رات کو نیند کی لذت سے محروم رہیں تو ان کی قوم خسرو پرویز کے نرم و گرم بستروں پر سو سکی۔ جنگ ہوتی تو ان کی تلوار فولاد کو پگھلا کر رکھ دیتی اور جب آپؐ نماز ادا فرما رہے ہوتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہو جاتی، انؐ کی تلوار فتح و نصرت کی امین تھی اور انؐ کی نسل نے دنیا سے ملوکیت کا خاتمہ کر ڈالا۔ انہوں نے دین متین کی مدد سے دنیا کی ساری گتھیاں سلجھا دیں انؐ جیسا کوئی بھی دوسرا کسی بھی دنیا نے اور کسی بھی قوم نے پیدا نہیں کیا۔

اس کے بعد علامہ اقبالؒ نے مسلمان کی ہستی کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی گاہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرد کو کوہ طور سے برتر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرچشمۂ ایمان و یقین، مسلمان کی ترقی و عروج کا باعث

ختم نبوۃ

اورامت مسلمہ کے باغ کے لئے ابر بہاری قرار دیا ہے۔ اقبالؒ کے خیال میں مسلم قوم انگور کی ایک ایسی بیل ہے جس کی سرسبزی وشادابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نظر کرم کی محتاج ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایسے بلند کمالات کی حامل ہے تو پھر عاشق رسول کو مدینۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت کیوں نہ ہو؟

خاک یثرب از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ آں جا دلبر است

(اسرار ورموز:۲۲)

علامہ اقبالؒ نے زوال مسلم کے سلسلے میں بارگاہ خداوندی میں شکوہ کیا تو خدا کا فرمان آیا کہ:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تو بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

(بانگ درا:۲۳)

جب حقیقت یہ ہے تو زوال سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا کے تقاضوں کی تکمیل میں مضمر ہے:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(بانگ درا:۲۳۲)

لہٰذا مسلمانوں کے قومی مرض کا واحد علاج حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پنہاں ہے:

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

(بانگ درا:۲۳۱)

یہ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے جس کی بدولت حضرت بلالؓ عظمت وہدایت کے ایسے مقام پر فائز ہوئے کہ سکندر ایسا بادشاہ بھی اتنی تگ و دو کے باوجود حضرت بلالؓ کے شان وشکوہ سے محروم ہے۔

اقبالؒ کس کے عشق کا یہ فیض عام ہے
رومی فنا ہوا حبشیؓ کو دوام ہے

(بانگ درا:۲۰۳)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت مسلمانوں کا سازوسامان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ جذبۂ عشق کی خالق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سرچشمۂ حکمت ومعرفت ہے۔ اقبالؒ کہتے ہیں:

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست
بحر و بر در گوشۂ دامان اوست

(پیام مشرق:۸)

ترجمہ: جس کسی نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اختیار کیا اور انؐ سے محبت کی دین ودنیا اور خشکی وتری اس کے گوشۂ دامن میں آ گئے۔

سید کل صاحب ام الکتاب
پردگیہا بر ضمیرش بے حجاب

(پیام مشرق:۲)

ترجمہ: آپؐ تمام انسانیت کے سردار اور حامل قرآن ہیں اور آپؐ پر تمام عالم غیب کے پردے وا کر دیئے گئے ہیں۔

ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی
کشتی و دریا و طوفانم توئی

(پس چہ باید کرد مع مسافر:۷۶)

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی ذات سبھی کچھ ہے میرا ذکر وفکر، میری علم ودانش، میری کشتی، میرا دریا اور میرا طوفان سبھی کچھ آپؐ ہیں۔

اس لئے وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نگاہ کرم کی التجا کرتے ہیں۔

کرم اے شہ عرب وعجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم
وہ گدا کہ تو نے عطا کیا ہے جنہیں دماغ سکندری

(بانگ درا:۲۸۵)

علامہ اقبالؒ نے حب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خوبصورت توجیہ کی ہے۔ ان کے خیال میں حب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر زور دینے کی وجہ یہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی وساطت سے انسانیت کو وجود باری تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئی:

می توانی منکر یزداں شدن
منکر از شان نبی نتواں شدن

ترجمہ: تم خدا کے منکر تو بے شک ہو سکتے ہو لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اور ان کی شان کے منکر ہرگز نہیں ہو سکتے۔

اسی لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات خدا سے بھی زیادہ محبوب نظر آتی ہے۔ اسی سلسلے میں علامہ اقبالؒ سیرت صدیق اکبرؓ کا ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

"حضرت صدیق اکبرؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو اللہ کے ساتھ زیادہ محبت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ؟ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہم بھی یہیں تھے اور اللہ بھی یہیں تھا نہ اس نے ہم کو پوچھا نہ ہم نے اس کو پہچانا اب جو اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آ گیا تو ہم نے اللہ کو پہچان لیا۔"

قادیانی تلبیسات اور اُن کا ازالہ

بخاری و مسلم کی روایت میں الفاظ واقرأوا الخ موقوفاً علی ابی ہریرہؓ نقل کیا گیا ہے۔ لیکن یہ مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں تحریر فرماتے ہیں:

امام محمد بن سیرینؒ سے مروی ہے کہ جب وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث بیان کرتے تھے تو ان سے سوال کیا جاتا کہ کیا یہ حدیث حضورؐ تک متصل ہے، تو وہ فرماتے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی ہر حدیث مسند و متصل ہی ہوتی ہے۔ (شرح معانی الآثار ص ۱۱ ج ۱)

لیکن بعض دیگر روایات میں یہ حصہ مرفوعاً بھی نقل کیا گیا ہے۔ (دیکھئے تفسیر ابن کثیر ص ۲۳۴ ج ۳)

بہر حال اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبل موتہ میں ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جیسا کہ لیؤمنن بہ میں ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

چنانچہ ارشاد الساری شرح بخاری میں ہے:

''یعنی اہل کتاب میں سے کوئی بھی نہ ہوگا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ کی موت سے پہلے ایمان لے آئے گا اور وہ اہل کتاب ہوں گے جو ان (حضرت عیسیٰ) کے زمانہ (نزول) میں ہوں گے، پس صرف ایک ہی ملت اسلام ہو جائے گی، اور حضرت ابن عباسؓ نے اس پر جزم کیا ہے، اس روایت کے مطابق جو ابن جریر نے ان سے سعید ابن جبیر کے طریق سے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کی۔''

(ارشاد الساری ص ۵۱۸، ۵۱۹ ج ۵)

حیات ونزول عیسیٰؑ پر امت کا اجماع ہے:

آیات کریمہ و احادیث مرفوعہ متواترہ کی بنا پر حضرات صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک امت کا حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے قطعی معتقد ہونے پر اجماع چلا آرہا ہے۔ ائمہ مجتہدین میں سے کسی بھی اس کے خلاف مروی نہیں ہے۔ معتزلہ جو بہت سے مسائل کلامیہ میں اہل سنت والجماعت سے اختلاف رکھتے ہیں، ان کا عقیدہ بھی یہی ہے جیسا کہ کشاف میں زمخشری نے اس کی تشریح کی ہے۔

چنانچہ ابن عطیہ فرماتے ہیں:

''تمام امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس وقت آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت میں بجسم عنصری پھر تشریف لانے والے ہیں جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔'' (البحر المحیط ص ۴۷۳ ج ۲)

یہ ایک سو سے زیادہ احادیث تمیں صحابہ کرامؓ سے مختلف انداز سے مروی ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، نواس بن سمعان، ابن عمر، حذیفہ بن اسید، ثوبان مجمع، ابو امامہ، ابن مسعود، ابونضرہ، سمرہ، عبدالرحمن بن جبیر، ابو الطفیل، انس، واثلہ، عبداللہ بن سلام، ابن عباس، اوس، عمران بن حصین، عائشہ، سفینہ، حذیفہ، عبداللہ بن مغفل، عبدالرحمن بن سمرہ، ابو سعید الخدری، عمار، ربیع، عروہ بن رویم، حسن، کعب رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ان حضرات کی تفصیلی روایات: ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' میں ملاحظہ کی جائیں۔

یہ کتاب درحقیقت زہری وقت حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی املا کردہ ہے۔ جس کو ان کے شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان نے بہترین انداز میں مرتب فرما کر اہل اسلام کی ایک گراں قدر خدمت انجام دی ہے۔ فجزاہ اللہ وافیا۔ اور اس کتاب پر اس زمانہ کے محقق نامور عالم حضرت شیخ عبدالفتاح ابو غدہ مدظلہ نے تحقیقی کام کیا ہے اور مزید تلاش و جستجو کے بعد بیں احادیث کا اضافہ استدراک کے نام سے فرمایا ہے۔

قادیانی تلبیسات اور ان کا ازالہ

متوفیک سے متعلق قادیانی مغالطہ:

''قرآن شریف میں اول سے آخر تک توفی کے معنی روح کو قبض کرنے اور جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے، لئے گئے ہیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن ص ۷۱ ج ۳)

چنانچہ یہاں بھی متوفیک کے معنی رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی بخاری میں تعلیقاً ممیتک نقل کئے گئے ہیں۔ اگر یہ معنی صحیح نہ ہوتے تو اپنی صحیح میں اس کو نہ لاتے۔

۱:ازالہ:

"متوفیک کے یہ معنی عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کرنے والا راوی علی بن ابی طلحہ ہے۔" (تفسیر ابن جریر ص۱۸۴ ج۳)

علمأ اسماء الرجال نے اس کے متعلق ضعیف الحدیث، منکر، لیس بمحمود المذہب کے جملے فرمائے ہیں اور یہ کہ اس نے حضرت عبداللہ ابن عباس کی زیارت بھی نہیں کی، درمیان میں مجاہد کا واسطہ ہے۔ (دیکھئے میزان الاعتدال ص ۲۲۷ ج۲، تہذیب التہذیب ص۳۳۹، ۳۴۰ ج۷)

بہر حال یہ روایت غیر صحیح ہے۔

رہا یہ کہ پھر صحیح بخاری شریف میں یہ روایت کیسے آگئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کا یہ التزام صرف احادیث مسندہ کے بارے میں ہے نہ کہ تعلیقات وآثار صحابہؓ کے ساتھ۔ چنانچہ فتح المغیث میں ہے:

"قول البخاری ماادخلت فی کتابی الا ماصح علی، مقصود به هو الاحادیث الصحیحة المسندة دون التعالیق والآثار الموقوفة علیٰ الصحابة فمن بعدهم والاحادیث المترجمة بها ونحو ذلك۔" (فتح المغیث ص ۲۰)

۲:ازالہ:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے دوسری صحیح روایت میں اگرچہ توفی کے معنی موت منقول ہیں مگر اسی روایت میں کلمات آیت کے اندر تقدیم وتاخیر بھی صراحتاً مذکور ہے جس سے قادیانی گروہ کی خود بخود تردید ہوجاتی ہے:

"یعنی ابن عساکر اور اسحاق بن بشر نے (بروایت صحیح) ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ میں آپ کو اٹھانے والا ہوں اپنی طرف پھر آخر زمانہ میں (بعد نزول) آپ کو موت دینے والا ہوں۔" (تفسیر درمنثور ص۳۶ ج۲)

۳:ازالہ:

تفسیر ابن کثیر میں عبداللہ ابن عباس سے صحیح روایت منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر قتل کے زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے:

"عیسیٰ علیہ السلام گھر کے روزن سے (زندہ) آسمان کی طرف اٹھالئے گئے۔ یہ اسناد ابن عباس تک بالکل صحیح ہے۔" (تفسیر ابن کثیر ص۲۲۸ ج۳)

۴:ازالہ:

یہ دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے کہ قرآن میں توفی کے معنی صرف قبض روح یعنی موت کے ہیں، کیونکہ نوم اور رفع جسمانی میں توفی کا استعمال موجود ہے جس کی مثالیں گزر چکیں۔

رافعک الی اور بل رفعہ اللہ الیہ میں قادیانی مغالطے:

۱:مغالطہ:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"مسیح مصلوب ومقتول ہوکر نہیں مرا، بلکہ خدا تعالیٰ نے عزت کے ساتھ اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔" (ازالہ اوہام درخزائن ص۲۲۳ ج۳)

۱:تردید:

یہ امر واضح ہے کہ بلا توقف اور فوراً رفع کا وعدہ ہوا تھا۔ مرزا قادیانی کو بھی یہ بات تسلیم ہے:

"خود یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ وہ وعدہ جلد پورا ہونے والا ہے اور اس میں کچھ توقف نہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام درخزائن ص۴۶ ج۵)

لہٰذا اگر رفع کے معنی عزت کی موت کے کئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ مسیح اسی وقت وفات پاگئے، جس سے یہودی عقیدہ کی تائید ہوگی جو قرآن کی نظر میں لعنتی عقیدہ ہے۔

۲:تردید:

رفع کے معنی عزت کی موت، اولاً تو لغت کے خلاف ہے، دوسرے تمام مفسرین ومجددین نے رافعک الی اور رفعہ اللہ میں رفع سے مراد رفع جسمانی ہی لیا ہے، کسی ایک نے بھی عزت کی موت اس کا ترجمہ نہیں کیا۔

۳:تردید:

اگر رفع کے معنی عزت کی موت کے لئے جائیں تو باری تعالیٰ کے کلام میں تضاد لازم آئے گا، اس لئے کہ متوفیك کو معنی اخذ الشئی وافیا لے کر ایک طرف یہ وعدہ فرمانا کہ تمہارا جسم مع الروح (زندہ) بلا توقف پورا پورا اٹھالوں گا، دوسری جانب اگلے فقرہ میں ابھی عزت کی موت دینے کی خبر دینے میں کھلا ہوا تضاد ہے، جو کلام الٰہی کی شان کے خلاف ہے۔

اور اگر متوفیک کے معنی موت دینے کے کئے جائیں تو بلاضرورت تکرار ہوجائے گا جو فصاحت کے خلاف ہے۔

دوسرا مغالطہ:

قادیانی گروہ کا کہنا ہے کہ یہاں رفع روحانی یا

رفع درجات مراد ہے نہ کہ رفع بجسد عنصری اور سارے قرآن شریف میں ایک آیت بھی ایسی نہیں کہ جس سے حضرت مسیح کا زندہ بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت ہو۔ (تبلیغ ہدایت ص:۳۴)

تردید:

لفظ رفع کی لغوی تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ آیت کریمہ میں رفع عیسیٰ بجسدہ وروحہ تو یقیناً مراد ہے جو اس کے حقیقی معنی ہیں کیونکہ ہ ضمیر عیسیٰ ! کی طرف راجع ہے جو جسد مع الروح کا نام ہے، نہ صرف جسد کا۔ لہٰذا صرف رفع روحانی مراد نہیں ہو سکتا۔

رہے رفع منزلت کے معنی تو وہ بطور کنایہ کے حقیقی معنی "رفع جسمانی" کے ساتھ لئے جا سکتے ہیں، کیونکہ کنایہ میں حقیقی و مجازی کنائی معنی جمع ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ رفع جسمانی کے ساتھ رفع منزلت پایا گیا ہے۔ جیسے:

"ورفع ابویہ علی العرش۔"
(یوسف:۱۰۰)

ترجمہ: "اور اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا" (بیان القرآن)

ہاں اگر قرینہ پایا جائے تو صرف رفع منزلت کے معنی مجازاً لئے جا سکتے ہیں۔ اس موقع پر رفع جسمانی کے معنی نہیں ہو سکتے، کیونکہ حقیقت و مجاز کا جمع کرنا جائز نہیں ہے، جیسے:

"ورفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت۔" (سورۂ زخرف:۳۲)

ترجمہ: "اور ہم نے ایک کو دوسرے پر رفعت دے رکھی ہے۔" (بیان القرآن)

یہاں لفظ درجٰت کے قرینہ کی وجہ سے رفع منزلت کے معنی ہیں۔

بہر حال بل رفعہ اللہ میں نہ تو حقیقی معنی متعذر ہیں اور نہ کوئی قرینہ صارفہ موجود ہے لہٰذا صرف رفع منزلت کے معنی لینا غلط ہے۔

تیسرا مغالطہ:

رافعک الی اور بل رفعہ اللہ الیہ میں رفع عیسیٰ الی السماء مراد نہیں ہو سکتا، کیونکہ اول تو آیت میں سماء کا ذکر نہیں، دوسرے اس سے باری تعالیٰ کا ایک جہت میں محدود ہونا لازم آتا ہے جو باطل ہے۔

تردید:

باری تعالیٰ کے لئے فوق و علو ثابت ہے اسی لئے فرمایا گیا:

ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض (سورۂ ملک:۱۶)

ترجمہ: "کیا تم لوگ اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں ہے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے۔" (بیان القرآن)

تفسیر کشاف و مدارک میں ہے:

"ورافعک الی ای الی سمائی ومقر ملائکتی"

"اور میں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں یعنی اپنے آسمان کی طرف اور اپنے فرشتوں کی قیام گاہ کی طرف۔"

جار اللہ زمخشری نے باوجود معتزلی ہونے کے الی کی کوئی تاویل نہیں کی اور مرزا قادیانی نے بھی سماء کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ لکھتا ہے:

"قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہو جانے کے بعد ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔"

(ازالہ اوہام و خزائن ص ۲۳۳ ج ۳)

اور حدیث میں نزول من السماء کی تصریح موجود ہے جب نزول آسمان سے ہوگا تو رفع بھی آسمان کی جانب ہوا ہے۔

رفع سماوی کے بعد حیات عیسیٰ کے دلائل میں قادیانی مغالطے

۱: مغالطہ:۔ متعلق

۱: دلیل: ان عیسیٰ یاتی علیہ الفنا:

اس روایت میں علامہ واحدی سے بجائے یاتی فعل مضارع کے اتی علیہ الفنا ماضی کا صیغہ آیا ہے، معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وفات طاری ہو چکی۔

دفع: تفسیر کی معتبر کتابوں میں یہ لفظ بصیغہ مضارع ہی آیا ہے اور علامہ واحدی سے بھی تفسیر غرائب القرآن ص۳۹۵ (للعلامہ نظام الدین قمی) میں یاتی مضارع کے صیغہ کے ساتھ منقول ہے۔

۲: مغالطہ:

۲: دلیل حسن بصریؒ کی روایت کے متعلق:

یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ حسن بصریؒ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ضرور کوئی واسطہ ہے جس کو حذف کر دیا گیا۔ لہٰذا اس سے استدلال درست نہیں۔

دفع: حضرت حسن بصریؒ کے مراسیل محدثین کے یہاں معتبر ہیں کیونکہ ایک سوال کے جواب میں حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا تھا:

"جیسا کہ تم کو معلوم ہے میں ایک خاص زمانہ میں ہوں (وہ حجاج کے زمانہ میں تھے) تم نے مجھ سے جو کچھ یہ کہتے ہوئے سنا قال رسول اللہ تو وہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ہے، مگر میں ایسے زمانہ میں ہوں کہ علی کا نام نہیں لے سکتا۔"

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

(خلاصۃ الجنۃ بہ ص ۔۔۔)

لیؤمنن بہ قبل موتہ میں قادیانی مغالطے:

۱:قادیانی مغالطہ: قبل موتہ کی ضمیر کا مرجع کتابی ہے نہ کہ حضرت عیسیٰ، یعنی ہر شخص جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنی موت سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔ (براہین احمدیہ ص ۔۔۔ خزائن ص ۹۰ ج ۲۱)

۱:دفع: قبل موت الکتابی کا اگر یہ مطلب ہے کہ اپنی زندگی میں مرنے سے پہلے کسی دن ایمان لے آئیں گے تو یہ واقعہ کے خلاف ہے۔

۲:دفع: اور اگر یہ مطلب ہے کہ بالکل جان نکلنے کے وقت ایمان لاتے ہیں تو یہ ایمان شرعاً غیر معتبر ہے تو بلاوجہ و بلا قرینہ ایمان غیر شرعی مراد لینا پڑے گا۔

۳:دفع: اگر یہی معنی ہو تو پھر ایسے موقع پر عند موتہ یا حین موتہ کے الفاظ ہونے چاہئے تھے کیونکہ اس موقع پر قبل موتہ خلاف بلاغت ہے۔

۴:دفع: اگر قبل موتہ کی ضمیر کو کتابی کی طرف راجع کیا جائے تو آگے یکون کی ضمیر کا مرجع کیا ہوگا۔ کتابی کو تو بنایا نہیں جاسکتا، کیونکہ اس میں ضمیر کا مرجع متعین طور پر حضرت عیسیٰ ہیں اور اس سے پہلے سب ضمیریں حضرت عیسیٰ کی طرف راجع ہیں، لامحالہ انتشار ضمائر لازم آئے گا جس سے بچنا ضروری ہے۔

۵:دفع: خود مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام میں قبل موتہ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ کو قرار دیا مگر اپنی مطلب برآری کے لئے تحریف معنوی کر دی، یعنی قبل ایمانہ بموتہ جس کا حاصل یہ ہے، یعنی کوئی اہل کتاب نہیں، مگر البتہ ضرور ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح یقینی طور پر صلیب کی موت سے نہیں مرا، صرف شکوک و شبہات ہیں، ان کی طبعی موت پر ایمان لانے سے پہلے پہلے..... مرزا کے الفاظ یہ ہیں:

"کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں جو ہمارے اس بیان مذکورہ بالا پر ایمان نہ رکھتا ہو (جو ہم نے اہل کتاب کے خیالات کی نسبت ظاہر کیا ہے) قبل اس کے کہ اس حقیقت پر ایمان لاوے کہ مسیح اپنی طبعی موت سے مرگیا۔"

(ازالہ اوہام در خزائن ص ۲۹۱)

میزان پڑھنے والا طالب بھی جانتا ہے لیؤمنن مضارع لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ ہے۔ جس کے بعد وہ استقبال کے لئے مخصوص ہو جاتا ہے مگر مرزا نے جان بوجھ کر اس کا ترجمہ حال سے کیا ہے۔ پھر قبل موتہ میں ایمان مقدر مان کر جو مطلب نکالا، وہ بھی خلاف واقعہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک تمام یہود حضرت عیسیٰ کے قتل وصلب کو یقینی جانتے ہیں۔ اس لئے یہ استغراق اور کلیہ باطل ہوگیا۔

۶:دفع: مرزا کے پہلے جانشین حکیم نورالدین نے بھی قبل موتہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع کی ہے

"نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اوپر اس کے گواہ۔"

(فصل الخطاب از حکیم نورالدین ص ۸۰ ج ۲)

۲:قادیانی مغالطہ:

قبل موتہ کے بجائے قبل موتہم بھی ایک قرأت ہے جس میں مرجع اہل کتاب ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبل موتہ کا مرجع بھی کتابی ہے۔ چنانچہ بعض مفسرین نے بھی کتابی کو مرجع بنا کر ترجمہ کیا ہے۔

۱:دفع: یہ قرأت ابن عباس سے بروایت ضعیف منقول ہے۔ اور شاذ ہے اور قرأۃ شاذہ باتفاق علماً قرآن نہیں کہلاتی۔ (تفصیل کے لئے دیکھے تقابلی مطالعہ ص ۱۶۹)

۲:دفع: خود حضرت عباس سے ابن جریر کی روایت نقل کی جاچکی ہے۔ جس میں انہوں نے قبل موتہ کا ترجمہ قبل موت عیسیٰ سے کیا ہے۔

قرأۃ شاذہ کو قرأۃ متواترہ کے معنی پر حمل کیا جاتا ہے نہ یہ کہ قراۃ شاذۃ کے معنی پر قرأۃ متواترہ کو محمول کیا جائے۔ لہذا اس قرأۃ شاذہ کو متواترہ پر محمول کرتے ہوئے معنی یہ ہوں گے کہ قوم یہود اپنے فنا ہونے سے قبل حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیں گے اگرچہ اس وقت بہت قلیل ایمان لائے ہیں۔

۴:دفع: رہا بعض مفسرین کا کتابی کو مرجع بنانا، تو اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ وہ احتمال ضعیف ہے، اور دوسرا جواب یہ ہے کہ انہوں نے نہ تو اس ضمیر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھیرنے سے انکار کیا ہے اور نہ وہ مفسرین حیات ونزول عیسیٰ کے منکر ہیں بلکہ پھر بھی وہ اس آیت سے حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری وعمدۃ القاری وغیرہ)

بہرحال اس احتمال ضعیف سے مرزا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

ہفت روزہ ختم نبوت اب درج ذیل ویب سائٹ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے:
http:www.weekly
khatm-e-nubuwwat.
clickhere2.net

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوّت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں

ووٹر لسٹ سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کا اخراج کرنے والے اقتدار پر فائز نہیں رہ سکتے

28 مئی کو حکومت کے خلاف اعلان جہاد کیا جائے گا

قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی ہر غیر قانونی حرکت کی مخالفت کی جائے گی

علماً کرام کے نمائندہ اجلاس سے مولانا سرفراز خان صفدر‘ مولانا سلیم اللہ خان‘ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر‘ مفتی جمیل خان‘ مولانا حمادی‘ مولانا خان محمد ربانی اور دیگر کا خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) ووٹر لسٹ سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کا اخراج کرنے والے اقتدار پر فائز نہیں رہ سکتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں۔ 28 مئی کو حکومت کے خلاف اعلان جہاد کیا جائے گا۔ قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی ہر غیر قانونی حرکت کی مخالفت کی جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا اسلام‘ یہودیت‘ عیسائیت اور قادیانیت کے درمیان بنیادی فرق ہے۔ اس عقیدہ پر مشتمل حلف نامے کو حذف کرنا اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کی کوشش اور آئین پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ آئین کی اسلامی دفعات‘ توہین رسالت کے قانون اور قادیانیت سے متعلق قوانین اور آئینی ترامیم میں کسی قسم کے ردوبدل یا ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ملک کے آئینی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کے لئے بیرونی اشاروں پر این جی اوز اسلامی قوانین پر تنقید کررہی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مقررین نے مختلف مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور دینی مدارس کے علماً کرام کے ایک نمائندہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا جس میں کثیر تعداد میں علماً کرام نے شرکت کی۔ یہ اجلاس دفتر ختم نبوت میں ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت پر مشتمل حلف نامے کے اخراج کی مذمت اور 28 مئی کو جمعیت علماً اسلام کے زیر اہتمام اس مسئلہ پر ہونے والے اجلاس کے حوالے سے منعقد کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا احمد میاں حمادی‘ مولانا نذیر احمد تونسوی نے اس موقع پر اجلاس کے شرکا کو آگاہ کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان اصل اور بنیادی فرق میں سے ایک ہے۔ مخلوط طرز انتخاب کی بحالی سے قبل جداگانہ طرز انتخاب میں ووٹر لسٹوں میں ہر مسلمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے عقیدہ کے اقرار کے حلف نامے پر دستخط کرنا لازمی تھا۔ موجودہ ریفرنڈم سے قبل جو نئے ووٹر لسٹ فارم شائع کئے گئے ان سے اس حلف نامے کو حذف کر دیا گیا‘ جس کی وجہ سے نہ صرف مسلم اور غیر مسلم کی تفریق ختم ہوگئی بلکہ قادیانیوں کو اپنے آپ کو ووٹر لسٹوں میں مسلمان ظاہر کرکے اپنے ووٹ کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کرانے کا موقع مل گیا‘ جس کی وجہ سے ہزاروں قادیانیوں نے غیر قانونی طور پر اپنے ووٹوں کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کروایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی محمد جمیل خان نے اس موقع پر کہا کہ قادیانیوں نے ہمیشہ اسلام اور پاکستان سے غداری کی ہے۔ قادیانیوں نے ملک کو دنیا بھر میں انسانی حقوق کی بدترین صورتحال کے حوالے سے بدنام کیا ہوا ہے‘ ان اوچھی حرکتوں کی وجہ سے آئے دن قادیانیوں سے متعلق قوانین اور توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کے مطالبات سامنے آتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر لسٹ سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقراری حلف نامے کو حذف کرنے والے اقتدار پر فائز نہیں رہ سکتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غداروں کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں اور اس کا نتیجہ اپنے اقتدار کو خود اپنے ہاتھوں تباہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ حکومت 28 مئی سے قبل اس اقدام کو واپس لے کر ملک کے اسلامی آئینی تشخص کو بحال کر سکتی ہے بصورت دیگر 28 مئی کو اس کے خلاف

ختم نبوۃ

اعلان جہاد کیا جائے گا۔ قبل ازیں شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر نے اس حلف نامے کے اخراج کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان اقدامات کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر مسلمان ثابت کرنے اور مسلمانوں کی صفوں میں داخل کرنے کی ہر کوشش کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور تمام مسلمان اپنے تمام تر اختلافات بھلا کر اس مسئلہ پر متفقہ طور پر جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سربراہ اور جامعہ فاروقیہ کے رئیس مولانا سلیم اللہ خان نے اس حلف کے حذف کئے جانے کو اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کے اتحاد کے ذریعہ ان کوششوں کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ ملک کے آئینی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کے لئے بیرونی اشاروں پر مختلف اسلام دشمن این جی اوز اسلام کے متفقہ عقائد اور قوانین کے خلاف اعتراضات اور احتجاج کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں اور این جی اوز کی شہہ پر عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ یا دیگر اسلامی قوانین کو حذف کرنا اسلام اور آئین پاکستان سے غداری کے مترادف ہے۔ جامعہ عربیہ احسن العلوم کے مہتمم مفتی زرولی خان نے کہا کہ آئین کی اسلامی دفعات میں کسی قسم کے ردوبدل یا ترمیم کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی اور ایسی ہر کوشش کے مکمل سدباب تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ جمعیت علمأ اسلام کے رہنما مولانا خان محمد ربانی نے کہا کہ جمعیت علمأ اسلام ایسی ہر کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی اور تمام مذہبی جماعتوں کے علاوہ دیگر جماعتوں کے تعاون سے ایسی ہر کوشش کو ناکام بنادیا جائے گا اور 28 مئی کو جمعیت علمأ اسلام کے زیر اہتمام ہونے والے اجلاس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ اس موقع پر اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ اگر 28 مئی تک حلف نامے کے اخراج کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو ملک گیر تحریک کا اعلان کیا جائے گا۔ قرارداد کے ذریعہ یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ اس حلف نامے کے اخراج میں ملوث افراد کو بے نقاب کرکے انہیں کڑی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔ قاری محمد عثمان، مولانا سید حماد اللہ شاہ، مولانا عبدالرشید انصاری، مولانا رشید احمد درخواستی، مولانا محمد طیب نقشبندی، قاری عمر خطاب، قاری شفیق الرحمن علوی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا امان اللہ خالدی، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مفتی عبدالجبار، مولانا محمد اعجاز اور دیگر نے ان علمأ کرام کی مکمل تائید کرتے ہوئے انہیں ہر معاملہ میں اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ اس موقع پر مختلف مذہبی جماعتوں کے قائدین اور دینی مدارس کے ذمہ داران بھی موجود تھے۔

ووٹر لسٹ فارم سے ختم نبوت کے اقرار کے حلف نامہ کا اخراج دوقومی نظریہ سے غداری ہے

امت مسلمہ جہاد کے ذریعہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرے گی

تاریخ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کرنے والے حکمرانوں کے اقتدار کی تباہی سے بھری پڑی ہے

اسلام کے تحفظ کے لئے جانوں کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔

علمأ کرام کا اجلاس سے خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) ووٹر لسٹ فارم سے ختم نبوت کے اقرار کے حلف نامہ کا اخراج دوقومی نظریہ سے غداری ہے۔ امت مسلمہ جہاد کے ذریعہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرے گی۔ حلف نامہ کو قادیانیوں کی ایما پر ووٹر لسٹ فارم سے حذف کیا گیا ہے۔ تاریخ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کرنے والے حکمرانوں کے اقتدار کی تباہی سے بھری پڑی ہے۔ اسلام کے تحفظ کے لئے جانوں کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ ووٹر لسٹ فارم سے مسلم اور غیر مسلم کی تفریق ختم کرنا ملک کو سیکولر بنانے کی طرف بنیادی پیش رفت ہے۔ پاکستان کے اسلامی تشخص کو تباہ کیا جارہا ہے۔ مشرقی تیمور کی طرز پر ملک میں غیر مسلم ریاستوں کے قیام کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ قادیانیوں کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر اسلام کا لبادہ اڑھانے کی ہر کوشش کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری نے دفتر ختم نبوت میں کارکنان کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ حذف کرنے کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک گھناؤنی سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنا اور آپؐ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت پر ایمان نہ لانا ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا وہ اساسی عقیدہ ہے جس کے تحفظ کی ذمہ داری امت محمدیہؐ کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں سوائے قادیانیت کے اور کسی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانا جاتا اس لئے اس حلف نامے کو حذف کرکے صرف قادیانیوں کو تقویت پہنچائی گئی ہے جو ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب پاکستان کی قومی اسمبلی ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے اور سیشن کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ اور شرعی عدالتوں تک نے اس فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے تو اب قادیانیوں کو کس بنیاد پر مسلمانوں کی صفوں میں داخل کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس موقع پر اجلاس کے شرکأ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کو ووٹر لسٹ فارم میں فی الفور بحال کیا جائے۔

مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری طرح تیار ہیں
ووٹر لسٹ فارم میں ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ شامل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے
پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے لئے بیرونی ممالک قادیانیوں کی بے جا حمایت کر رہے ہیں
قادیانیوں کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر اسلام کا لبادہ اڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا نہ کرنے والے حکمران اپنے اقتدار کی خیر منائیں
قادیانیوں کے خلاف جہاد میں پوری امت مسلمہ شانہ بشانہ حصہ لے گی
قاری سعید الرحمٰن، مولانا عطاء المحسن شاہ بخاری، مولانا اشرف علی، شیخ الحدیث مولانا حسن جان، مولانا محمد شریف ہزاروی

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ ووٹر لسٹ میں ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ شامل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ملک کو اسلام سے دور لے جانے کی ہر کوشش کا سدباب کیا جائے گا۔ پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے لئے بیرونی ممالک قادیانیوں کی بے جا حمایت کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر اسلام کا لبادہ اڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا نہ کرنے والے حکمران اپنے اقتدار کی خیر منائیں۔ قادیانیوں کے خلاف جہاد میں پوری امت مسلمہ شانہ بشانہ حصہ لے گی۔ آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم اور ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت کا اقراری حلف نامہ شامل کرانے کے لئے مسلمانان پاکستان اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لئے تیار ہیں۔ این جی اوز مشرقی تیمور کی طرز پر پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ایجنڈے پر کام کر رہی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پنجاب کے سابق صوبائی وزیر اور جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے رئیس قاری سعید الرحمٰن، مجلس احرار اسلام کے امیر مولانا عطاء المحسن شاہ بخاری، دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے مہتمم مولانا اشرف علی، شیخ الحدیث مولانا حسن جان (پشاور)، مولانا محمد شریف ہزاروی (اسلام آباد)، قاری عتیق الرحمٰن اور دیگر نے ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ حذف کرنے کی گھناؤنی سازش کی مذمت کرتے ہوئے کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنا اور آپؐ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو تسلیم نہ کرنا ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے اس لئے اس حلف نامے پر پاکستان بھر کے مسلمان مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ اس حلف نامے کا اخراج قادیانیوں کی ایما پر کیا گیا ہے کیونکہ قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور آپؐ کے بعد بھی نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس حلف نامے کو حذف کر کے قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے جو ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ فوری طور پر اس حلف نامے کو ووٹر لسٹ فارم میں بحال کیا جائے اور پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔

ووٹر لسٹوں سے حلفیہ بیان (ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان) کا اخراج بدترین قادیانیت نوازی ہے، دوبارہ اندراج تک احتجاج جاری رہے گا
(سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ)

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت سید نفیس الحسینی و دیگر مرکزی راہنماؤں مولانا بشیر احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں کہا کہ ووٹر لسٹوں سے حلفیہ بیان (ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان) کا خاتمہ بدترین مرزائیت نوازی ہے۔ حکومت قادیانیت نوازی میں تمام حدیں پھلانگ کر قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل کرنا چاہتی ہے۔ جسے مسلمان کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ ووٹر لسٹوں سے بیان حلفی کا خاتمہ اسی سلسلہ کی کڑی ہے اور حکومت قادیانیوں سے متعلق فیصلے ختم کر کے توہین عدالت کا ارتکاب کر رہی ہے۔ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ووٹر لسٹوں سے بیان حلفی کے خاتمہ کو واپس لے کر حسب سابق حلف نامہ برقرار رکھا جائے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی سے اظہار تعزیت

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کا ایک اجلاس مولانا محمد اکرم طوفانی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر کے امیر ڈاکٹر دین محمد فریدی کی اہلیہ اور مولانا محمد علی صدیقی اور جمال عبدالناصر کی والدہ کی وفات پر لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے خصوصی دعا کرائی گئی۔ اجلاس میں مولانا محمد اکرم طوفانی، شیخ جہانگیر سرور، محمد عارف اور دیگر جماعت احباب نے شرکت کی۔

ختم نبوۃ

مولانا محمد اکرم طوفانی کا ضلعی ختم نبوت کنونشن سرگودھا سے خطاب

پاکستان کی جغرافیائی سرحدات کی طرح نظریاتی سرحدات کا تحفظ بھی ناگزیر ہے

قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کے پرچار کی کھلی چھٹی دینا رواداری کے قطعاً خلاف ہے

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) ۲۶/اپریل بروز جمعہ سرگودھا شہر کے غیور مسلمانوں کا ایک عظیم اجتماع ہوا۔ عثمانیہ مسجد اقبال کالونی سرگودھا میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ بے شک مسلمان گناہگار ہو سکتے ہیں لیکن قادیانی یہ ذہن سے نکال دیں کہ ان کو دوبارہ مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہونے دیا جائے گا۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ حکومت فوجی ہو یا سیولین قادیانی کافر رہیں گے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے سلسلہ میں مولانا طوفانی نے حکومت پر واضح کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی بھی اسلامی دور میں جھوٹے نبیوں اور ان کی جھوٹی امتوں کو پنپنے کا موقع نہیں دیا گیا' انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ تمہاری ناپاک سرگرمیوں کے دن گنے جا چکے ہیں اور تم یہ مغالطہ اپنے ذہن سے نکال دو کہ تم دوبارہ مسلمانوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ اگر تم نے ارتدادانہ سرگرمیوں کو ترک نہ کیا اور ملک میں انتشار و افتراق کو ہوا دیتے رہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری نہ صرف تم پر بلکہ موجودہ حکومت پر بھی عائد ہوگی جس کو بار بار متنبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ قادیانیوں کی غیر اسلامی اور غیر قانونی سرگرمیوں کو کنٹرول کرے۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ ناموس مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت نہ صرف عام مسلمانوں کا بلکہ مسلمان جرنیلوں اور افسران کا بھی فرض ہے کہ وہ ناموس مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ کریں اور خصوصاً پاکستان جرنیل باور کرلیں کہ پاکستان کی جغرافیائی سرحدات کا تحفظ بھی اسی میں ہے کہ پاکستان کی نظریاتی سرحدات کا تحفظ کیا جائے اور پاکستان کی نظریاتی سرحدات کی اصلی اساس و طاقت تحفظ ختم نبوت ہے۔ قادیانیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی ملک میں اس کے شہری بن کر رہیں لیکن انہیں یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مرزا غلام احمد کی جھوٹی اور جعلی نبوت' مسیحیت و مہدویت کے قرار اور تشہیر میں مسلمانوں کے جذبات مجروح کریں۔ ختم نبوت کا انکار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی جھوٹے نبی کو لانے کی کوشش کرنا یہ نہ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ہے بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین ہے اور اس پر ایک نہیں سینکڑوں دلائل موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا تھا کہ ''یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ اگر ہم مسلمان تحفظ ختم نبوت نہ کر سکے تو پھر گلیوں کے آوارہ کتے ہم سے بہتر ہیں۔'' حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری فرمایا کرتے تھے کہ: ''توہین رسالت کرنے والی یا تو وہ زبان نہ رہے یا پھر وہ کان نہ رہیں'' اٹھو اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو سامنے رکھتے ہوئے عہد کرو کہ قادیانیوں کی جھوٹی نبوت کو پنپنے کا موقع نہ دیں گے اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔ کنونشن میں تمام مسلمانوں نے یہ پختہ عہد کیا کہ ہم تحفظ ختم نبوت' عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور قائدین کے اشارے پر اپنے خون کے آخری قطرے کو بھی تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر دیں گے۔

ووٹر لسٹوں میں قادیانیوں کا بطور غیر مسلم اندراج نہ کیا گیا تو تحریک چلائیں گے' عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا دینی اور آئینی حق ہے۔

قرآن کانفرنس سے علماء کا خطاب

لاہور (نمائندہ خصوصی) مرکز ختم نبوت مسجد عائشہ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں سالانہ عظمت قرآن کانفرنس استاذ العلماء مولانا شاہ محمد مدظلہ العالی کی صدارت میں منعقد ہوئی' جس سے خطاب کرتے ہوئے دینی راہنماؤں اور علماء کرام میں علامہ خالد محمود (پی ایچ ڈی) لندن' مولانا عبدالخالق جالندھری' مبلغ ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن ثانی' پاسبان ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ جناب محمد ممتاز اعوان' قاری محمد عالمگیر رحیمی' پروفیسر عمر حیات' قاری محمد علی صدیقی اور دیگر مقررین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید رہتی دنیا تک خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے اور رسول آخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ان پر نازل ہونے والی آخر کتاب (کلام اللہ) قرآن مجید ہمیشہ کے لئے رشد و ہدایت ہے۔ مقررین نے ووٹر لسٹوں میں مسلم اور غیر مسلم کے فرق کو ختم کرنے اور قادیانیوں کے ووٹ مسلمانوں کے ساتھ درج کرنے پر سخت احتجاج کیا اور کہا کہ اس بدترین قادیانی نواز حکومتی اقدام سے کروڑوں مسلمانوں کے اندر شدید بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے' دینی راہنماؤں نے کہا کہ اگر قادیانیوں کا بطور غیر مسلم ووٹر لسٹ میں اندراج نہ کیا گیا تو اس کے خلاف بھرپور تحریک چلائیں گے۔ مقررین نے مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا دینی اور آئینی حق ہے اور غیور مسلمان اس

کے خلاف کسی قسم کی ناپاک سازش کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

پاکستان کے داخلی اور دینی معاملات میں امریکی مداخلت کے خلاف احتجاج جاری رہے گا (مجلس ختم نبوت لاہور)

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' مولانا عبدالرحمٰن' الحاج بلند اختر نظامی' جناب تحقیق انور نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ پاکستان میں مذہبی حوالے سے امریکی رپورٹ کو اسلام دشمن رپورٹ قرار دے کر مسترد کر دیا ہے اور کہا کہ قادیانیوں اور توہین رسالتؐ کے قانون کے خلاف امریکی بیان کھلم کھلا اسلام دشمنی ہے راہنماؤں نے مزید کہا کہ جنرل پرویز مشرف حکومت امریکہ کے آگے سرتسلیم خم کرنے سے اب امریکہ پاکستان کے اندرونی و دینی معاملات میں کھلم کھلا مداخلت کرنے پر اتر آیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے کہا کہ قانون تحفظ ناموس رسالتؐ اور قادیانیوں کے خلاف ہونے والی قانون سازی کے خلاف امریکی بیان سے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں' انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت سرکاری سطح پر مذہبی معاملات پر امریکی مطالبات کو مسترد کرنے کا دوٹوک اور واضح اعلان کرے بصورت دیگر عوام کے مجروح جذبات کسی بڑی طوفانی تحریک کا روپ دھار سکتے ہیں۔ راہنماؤں نے مزید کہا کہ پاکستان کے اندرونی و دینی معاملات میں بے جا امریکی مداخلت اور پرویز مشرف حکومت کی قادیانیت نواز اقدامات کے خلاف احتجاج اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ حکومت ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ کا اندراج حسب سابق نہیں کیا جائے گا۔

حکومت پاکستان قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کا موثر تدارک کرے (ڈاکٹر دین محمد فریدی)

بھکری (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر ڈاکٹر دین محمد فریدی نے کہا ہے کہ جب سے ریفرنڈم ہوا ہے' قادیانیوں کی دین دشمن سرگرمیاں اپنے عروج پر پہنچ چکی ہیں اور حالیہ دہشت گردی کی لہر میں بھی قادیانی لابی کا ہاتھ ہوسکتا ہے۔ دریں اثنا ۱۰/مئی بروز جمعہ بھکر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر یوم احتجاج بھرپور منایا گیا اور اس سلسلہ میں مقررین نے اپنے اپنے بیانات میں حکومت وقت کے خلاف سخت غم اور غصہ کا اظہار کیا اور کہا کہ ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار کے حلف نامہ کا اخراج کر کے مسلمانان عالم کے مذہبی' دینی جذبات کو ٹھیس پہنچائی اور عقیدۂ ختم نبوت سے غداری کی گئی ہے۔ لہٰذا ہم پرویزی حکومت پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اس فیصلہ کو واپس لے اور حسب سابق ووٹر لسٹ فارم میں ختم نبوت کے اقرار کا حلف نامہ درج کرے بصورت دیگر ملک کا ہر بچہ' بوڑھا' جوان خم ٹھونک کر پرویزی حکومت کے خلاف میدان عمل میں آئے گا' اور پھر ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کی یاد تازہ ہو جائے گی۔ ہم ۲۸/مئی کو متحدہ مجلس عمل کی طرف سے تمام جماعتوں کے سربراہ اجلاس کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کے قائدین قانون توہین رسالت اور ووٹر لسٹوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی شق کے اخراج کے خلاف جو فیصلہ ہوگا ملت اسلامیہ کے سپوت اپنا تن' من اور دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کا تبلیغی دورہ ضلع خوشاب ضلع سرگودھا

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے ضلع خوشاب میں ایک ہفتہ کا تبلیغی دورہ کیا' جامع مسجد ابوبکر صدیق' جامع مسجد مین بازار' جامع مسجد نور خوشاب میں ختم نبوت کے موضوع پر درس دیئے اور کارکنوں سے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ جامع مسجد بلاک نمبر ا جوہر آباد میں مسئلہ ختم نبوت پر خطاب کیا۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد چوک گروٹ میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کیا اور علاقہ کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد ان کی دیگر مذموم سرگرمیوں سے مطلع کیا۔ ضلع سرگودھا میں جامع مسجد بلاک نمبر ۱۱ اور جامع مسجد گول چوک' جامع مسجد غلہ منڈی' جامع مسجد رحمانیہ' جامع مسجد مدنی نیو سیٹلائٹ ٹاؤن' جامع مسجد فاروق اعظمؓ' جامع مسجد خلفائے راشدینؓ' جامع مسجد بلاک نمبر ۲' جامع مسجد صدیقیہ' جامع مسجد ریلوے روڈ کے علاوہ کئی ایک مساجد میں خطاب کیا' مسلمانوں کو قادیانیوں کی کفریہ تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی آمد کے متعلق مسلمانوں کے اجتماعی عقائد حقہ کو بیان کیا۔

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف سے علمائے کرام کا مطالبہ

ووٹر لسٹ فارم میں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ حذف کرنا

آئین کی سراسر خلاف ورزی ہے‘ فوری طور پر حلف نامہ شامل کیا جائے

ہزاروں قادیانیوں نے مسلمانوں کی ووٹر لسٹ میں اپنا نام درج کرادیا

چیف الیکشن کمشنر فوری طور پر نوٹس لیں

شناختی کارڈ‘ پاسپورٹ‘ ووٹر لسٹ وغیرہ کے فارم میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان حد امتیاز کے لئے حلف نامہ درج تھا‘ جس کے مطابق مسلمان حلف نامہ پر دستخط کرتا تھا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہے اور آپؐ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ حلف نامہ ووٹر لسٹ میں مخلوط انتخابات کے موقع پر تھا اور جداگانہ انتخابات کے وقت بھی یہی حلف نامہ رکھا گیا تھا۔ مگر موجودہ حکومت کی طرف سے مخلوط انتخابات کے اعلان کے بعد جو نیا ووٹر لسٹ فارم شائع ہوا ہے اس میں سے یہ حلف نامہ نکال دیا گیا جس کی وجہ سے قادیانیت سے متعلق دوسری آئینی ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس غیر موثر ہو کر رہ گیا ہے‘ ہزاروں قادیانیوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر اپنا نام مسلمانوں کی ووٹر لسٹ میں درج کرادیا ہے۔ اس بنا پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ جس طرح جنرل پرویز مشرف نے پی سی او میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو شامل کر کے پاکستان کے اسلامی تشخص کو باقی رکھا‘ اس طرح وہ فوری طور پر ووٹر لسٹ فارم اور شناختی کارڈ فارم وغیرہ میں اس حلف نامہ کو دوبارہ شامل کریں‘ اور پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ‘ ملتان‘ فون: 514122۔ فون کراچی: 7780337